قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 10 نومبر 2021ء | 04 ربیع الثانی 1443 ہجری قمری | 10 نبوت 1400 ہجری شمسی | جلد:3 | شمارہ:267

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذَا مَرِضۡتُ فَہُوَ یَشۡفِیۡنِ ﴿۸۱﴾

(الشعراء:81)

ترجمہ: اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی ہے جو مجھے شفا دیتا ہے۔

فرمان خلیفہ وقت

عرفانی صاحب لکھتے ہیں قادیان میں نہال سنگھ نامی ایک بانگرو جٹ رہتا تھا۔ اپنے ایام جوانی میں وہ کسی فوج میں ملازم تھا اور پنشن پاتا تھا۔ اس کا گھر جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب کے دیوان خانے سے دیوار بدیوار تھا، ساتھ جڑا ہوا تھا۔ یہ سلسلے کا بہت بڑا دشمن تھا اور جماعت کا دشمن بھی تھا اور اس کی تحریک سے حضرت حکیم الامّت اور بعض دوسرے احمدیوں پر بہت خطرناک فوجداری جھوٹا مقدمہ دائر ہوا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اور بعض دوسرے لوگوں پر بھی اس نے جھوٹا مقدمہ درج کرایا ہوا تھا۔ اور ہمیشہ وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر احمدیوں کو تنگ کیا کرتا تھا۔ اور گالیاں دیتے رہنا تو اس کا معمول تھا تو عین ان ایام میں جبکہ مقدمات دائر تھے اس کے بھتیجے ستا سنگھ کی بیوی کے لئے مُشک کی ضرورت پڑی۔ وہ بیمار ہوگئی اور کسی دوسری جگہ سے یہ ملتی نہیں تھی بلکہ یہ بہت قیمتی چیز تھی۔ مشک ویسے ہی بہت قیمتی ہوتی ہے اور مل بھی نہیں رہی تھی۔ اور وہ اس حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دروازے پر گیا اور مشک کا سوال کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے پکارنے پر فوراً ہی تشریف لے آئے اور اسے ذرا بھی انتظار میں نہ رکھا۔ اس کا سوال سنتے ہی فوراً اندر تشریف لے گئے اور کہہ گئے ٹھہرو ابھی لاتا ہوں۔ چنانچہ آپؑ نے کوئی نصف تولہ کے قریب جتنی دوائی کے لئے ضرورت تھی مشک لا کر اس کے حوالے کر دی۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 306)

تو یہاں دیکھیں قطع نظر اس کے کہ جس کو ضرورت ہے وہ کون ہے۔ دشمنی کرتا ہے یا نہیں کرتا۔ یہ اس کا اپنا فعل ہے۔ ایک مریضہ کی جان بچانے کے لئے ایک دوائی کی ضرورت ہے تو فوراً جذبہ رحم کے تحت دوائی لا کر اس کو دے دی۔ یہاں بدلے لینے کا یا مقدمے ختم کرانے کا سوال نہیں اٹھایا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2 فروری 2007ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- فرشتے جس کی راہیں پھول برسا کر سجاتے ہیں (منظوم)
- احکام خداوندی
- مختلف ممالک کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات
- تھوڑے فاصلوں کے لئے پیدل چلے یا سائیکل استعمال کرے!

فرمانِ رسول ﷺ

کوئی بیماری لاعلاج نہیں

قَالَ عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ مَسۡعُوۡدٍ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ لَمۡ یُنۡزِلۡ دَآءً اِلَّا وَقَدۡ اَنۡزَلَ مَعَہٗ دَوَآءً۔ جَہِلَہٗ مِنۡکُمۡ مَنۡ جَہِلَہٗ وَعَلِمَہٗ مِنۡکُمۡ مَنۡ عَلِمَہٗ۔

(مسند احمد بن حنبل، حدیث نمبر:4267)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ عزّوجل نے جو بیماری بھی اتاری ہے، اس کی شفاء بھی اتاری ہے، جو جان لیتا ہے سو جان لیتا ہے اور جو ناواقف رہتا ہے سو ناواقف رہتا ہے۔

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

علم الابدان اور علم الادیان کا گہرا تعلق

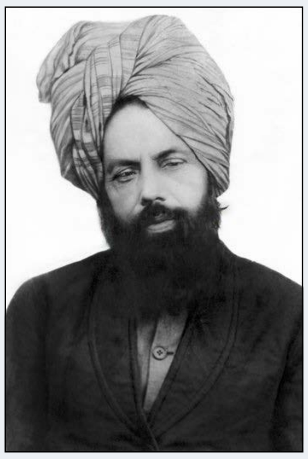

ایک دفعہ مجھے بعض محقق اور حاذق طبیبوں کی بعض کتابیں کشفی رنگ میں دکھلائی گئیں جو طب جسمانی کے قواعد کلیّہ اور اصول علمیہ اور ستّہ ضروریہ وغیرہ کی بحث پر مشتمل اور متضمن تھیں جن میں طبیب حاذق قرشی کی کتاب بھی تھی اور اشارہ کیا گیا کہ یہی تفسیر قرآن ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ علم الابدان اور علم الادیان میں نہایت گہرے اور عمیق تعلقات ہیں اور ایک دوسرے کے مصدق ہیں۔ اور جب میں نے ان کتابوں کو پیش نظر رکھ کر جو طب جسمانی کی کتابیں تھیں قرآن شریف پر نظر ڈالی تو وہ عمیق در عمیق طب جسمانی کے قواعد کلیہ کی باتیں نہایت بلیغ پیرایہ میں قرآن شریف میں موجود پائیں۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 103)

میرا مذہب یہ ہے کہ کوئی بیماری لا علاج نہیں۔ ہر ایک بیماری کا علاج ہوسکتا ہے۔ جس مرض کو طبیب لا علاج کہتا ہے اس سے اسکی مراد یہ ہے کہ طبیب اسکے علاج سے آگاہ نہیں ہے۔ ہمارے تجربہ میں یہ بات آچکی ہے کہ بہت سی بیماریوں کو اطباء اور ڈاکٹروں نے لا علاج بیان کیا مگر اللہ تعالیٰ نے اس سے شفا پانے کے واسطے بیمار کیلئے کوئی نہ کوئی راہ نکال دی۔ بعض بیمار بالکل مایوس ہو جاتے ہیں۔ یہ غلطی ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ اسکے ہاتھ میں سب شفا ہے۔

سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراس والے ایک ضعیف آدمی ہیں۔ ان کو مرض ذیابیطس بھی ہے اور ساتھ ہی کاربنکل نہایت خوفناک شکل میں نمودار ہوا اور پھر عمر بھی بڑھاپے کی ہے۔ ڈاکٹروں نے نہایت گھبرا دیا اور ان کی حالت نہایت خطرناک ہوگئی یہانتک کہ ان کی نسبت خطرہ کے اظہار کے خطوط آنے لگے۔ تب میں نے ان کے واسطے بہت دعا کی تو ایک روز اچانک ظہر کے وقت الہام ہوا ’’آثار زندگی‘‘۔ اس الہام کے بعد تھوڑی دیر میں مدراس سے تار آیا کہ اب سیٹھ صاحب موصوف کی حالت روبصحت ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 59 ایڈیشن 1988ء)

دربارِ خلافت

محض اسلام کی خدمت کے لئے صحابہؓ مسیح موعودؑ کا سفر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں دارالامان میں ہی تھا۔ یہ غالباً 1905ء کا واقعہ ہے کہ میاں عبدالحمید خان صاحب کپورتھلوی جو خان صاحب میاں محمد خان صاحب کے فرزند اکبر ہیں۔ وہ میاں محمد خان صاحب جن کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ازالہ اوہام میں خاص الفاظ میں تعریف فرمائی ہے۔ خان صاحب عبدالحمید خان نے مجھے کہا کہ آپ کپورتھلے میں چلیں اور وہاں کچھ روز ہمارے پاس بغرض درس و تدریس اور تبلیغ قیام کریں۔ میں نے عرض کیا کہ میں درالامان میں ہی قیام رکھوں گا اور جانا پڑا تو واپس وطن کو جاؤں گا۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اگر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عریضہ لکھ کر آپ کے نام حکم لکھا دوں تو کیا آپ پھر بھی نہ جائیں گے۔ مَیں نے کہا پھر مَیں کیسے نہیں جاؤں گا۔ پھر تو مجھے ضرور جانا ہو گا۔ چنانچہ انہوں نے ایک رقعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں لکھا کہ مولوی غلام رسول راجیکی کو ارشاد فرمایا جائے کہ وہ میرے ساتھ کپورتھلہ جائیں اور وہاں درس و تدریس اور تبلیغ کے لئے کچھ روز قیام کریں۔حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس رقعہ کے جواب میں زبانی ہی کہلا بھیجا کہ ہاں وہ جاسکتے ہیں۔ میری طرف سے اجازت ہے۔ پھر مَیں اُن کے ساتھ کپورتھلہ گیا اور وہاں چھ مہینہ کے قریب درس و تدریس اور تبلیغ کا کام کرتا رہا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت اور حضور کے ارشاد سے یہ پہلا موقع تھا جو مجھے میسر آیا جس میں مَیں نے محض اسلام کی خدمت کے لئے سفر کیا۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 10 صفحہ 18تا19 روایات حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ)

حضرت میاں خیر الدین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ کرم دین والے مقدمہ کے دوران میں گورداسپور تھا۔مغرب کا وقت تھا۔حضور نے فرمایا کہ فیروز الدین صاحب ڈسکوی نہیں آئے۔ (کیونکہ اُن کی صبح شہادت تھی، وہ احمدی نہیں تھے مگر اخلاص رکھتے تھے)۔ پھر حضور نے مولوی صاحب سے فرمایا کہ کوئی ایسا شخص بلاؤ جو مولوی نور احمد لودھی ننگل والے کو جانتا ہو۔ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور! مَیں جانتا ہوں۔فرمایا ابھی جاؤ اور کل نو بجے سے پہلے اُن کو ساتھ لاؤ۔ مَیں رات رات پہنچا اور کچھ دیر ایک کھالی پر (پانی کا نالہ جو تھا۔ یہ زمینوں پر پانی لگانے کے لئے ہوتے ہیں) آرام کیا۔علی الصبح گاؤں میں پہنچا۔مولوی صاحب نماز کے بعد طالبعلم کو سبق پڑھا رہے تھے۔ مجھے دیکھ کر دور سے ہی خیریت پوچھی اور فرمایا کیسے آئے؟ مَیں نے کہا گورداسپور سے آیا ہوں۔حضور نے بلایا ہے۔مولوی صاحب نے فوراً کتاب بند کر دی اور یہ آیت پڑھی۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَجِیۡبُوۡا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاکُمۡ لِمَا یُحۡیِیۡکُمۡ (انفال: 25) یعنی اے مومنو! اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی بات سنو، جب وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے پکارے۔ کہتے ہیں گھر بھی نہیں گئے۔ سیدھے میرے ساتھ چل پڑے اور نو بجے کے قریب ہم پہنچ گئے۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 23روایات میاں محمد خیر الدین صاحب ولد میاں جھنڈا خاں)

حضرت خلیفہ نور الدین صاحبؓ سکنہ جموں فرماتے ہیں کہ جن دنوں میں شہر کی گشت کی ملازمت پر تھا تو جہاں جاتا، قبور کے متعلق وہاں کے لوگوں اور مجاوروں سے سوال کرتا اور حالات معلوم کرتا اور بعض اوقات اُن کا ذکر حضرت مولانا نور الدین صاحب (یعنی حضرت خلیفہ اوّلؓ) سے بھی کرتا۔ ایک دفعہ مَیں محلہ خانیار (سرینگر) سے گزر بقیہ صفحہ 6 پر

فرشتے جس کی راہیں پھول برسا کر سجاتے ہیں

خلافت سا نہ اس دنیا میں میخانہ کوئی ہوگا
کہ جس کے فیض سے خالی نہ پیمانہ کوئی ہوگا

غلامانِ خلافت کی محبت کو اگر تولو
ترازو ٹوٹ جائیں گے، نہ پیمانہ کوئی ہوگا

کوئی معشوق اپنے عاشقوں سے عشق کرتا ہو
ہمارے بعد جگ میں ایسا افسانہ کوئی ہوگا؟

خدائی نور کی چادر میں ہو لپٹا ہوا ہر دم
مرے محبوب کے دل سا بھی آئینہ کوئی ہوگا؟

فرشتے جس کی راہیں پھول برسا کر سجاتے ہیں
زمانے میں بھلا ایسا بھی دیوانہ کوئی ہوگا؟

فدا ہے جان و مال و آبرو قاہرؔ کی آقا پر
اشارے پر لیے حاضر یہ نذرانہ کوئی ہوگا

حافظ مستنصر احمد قاہرؔ

آج کی دعا

خادمِ دین کے لئے دعا

اگر کوئی تائید دین کے لئے ایک لفظ نکال کر ہمیں دیدے تو ہمیں موتیوں اور اشرفیوں کی جھولی سے بھی زیادہ بیش قیمت معلوم ہوتا ہے۔ جو شخص چاہے کہ ہم اس سے پیار کریں اور ہماری دعائیں نیازمندی اور سوز سے اس کے حق میں آسمان پر جائیں۔ وہ ہمیں اس بات کا یقین دلا دے کہ وہ خادمِ دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 311 ایڈیشن 1988ء)

یہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہودؑ علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کی خادم دین کے حق میں دعا ہے۔

(مرسلہ: مریم رحمٰن)

قدسیہ نور والا۔ ناروے

احکام خداوندی

قسط 16

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

اخلاقیات (حصہ اول)

اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہیں۔ میری دانست میں یہی پہلو حقوق العباد کا ہے۔ جو حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے۔

(حضرت مسیح موعودؑ)

نفع رساں وجود بننے کا حکم

• اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتۡ اَوۡدِیَۃٌۢ بِقَدَرِہَا فَاحۡتَمَلَ السَّیۡلُ زَبَدًا رَّابِیًا ؕ وَ مِمَّا یُوۡقِدُوۡنَ عَلَیۡہِ فِی النَّارِ ابۡتِغَآءَ حِلۡیَۃٍ اَوۡ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثۡلُہٗ ؕ کَذٰلِکَ یَضۡرِبُ اللّٰہُ الۡحَقَّ وَ الۡبَاطِلَ ۬ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَیَذۡہَبُ جُفَآءً ۚ وَ اَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ ؕ کَذٰلِکَ یَضۡرِبُ اللّٰہُ الۡاَمۡثَالَ

(الرعد:18)

اس نے آسمان سے پانی اُتارا تو وادیاں اپنے ظرف کے مطابق بہہ پڑیں اور سیلاب نے اوپر آجانے والی جھاگ کو اٹھا لیا۔ اور وہ جس چیز کو آگ میں ڈال کر دہکاتے ہیں تاکہ زیور یا دوسرے سامان بنائیں اس سے بھی اسی طرح کی جھاگ اٹھتی ہے اسی طرح اللہ سچ اور جھوٹ کی تمثیل بیان کرتا ہے۔ پس جو جھاگ ہے وہ تو بے کار چلی جاتی ہے اور جو انسانوں کو فائدہ پہنچاتا ہے تو وہ زمین میں ٹھہر جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ مثالیں بیان کرتا ہے۔

اپنے اعمال ضائع کرنے کی ممانعت

• یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ لَا تُبۡطِلُوۡۤا اَعۡمَالَکُمۡ

(محمد:34)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔

درگزر کرنا

• فَبِمَا رَحۡمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنۡتَ لَہُمۡ ۚ وَ لَوۡ کُنۡتَ فَظًّا غَلِیۡظَ الۡقَلۡبِ لَانۡفَضُّوۡا مِنۡ حَوۡلِکَ ۪ فَاعۡفُ عَنۡہُمۡ وَ اسۡتَغۡفِرۡ لَہُمۡ وَ شَاوِرۡہُمۡ فِی الۡاَمۡرِ ۚ فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُتَوَکِّلِیۡنَ

(آل عمران:160)

پس اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تُو ان کے لئے نرم ہو گیا۔ اور اگر تُو تندخو (اور) سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گرد سے دُور بھاگ جاتے۔ پس ان سے درگزر کر اور ان کے لئے بخشش کی دعا کر اور (ہر) اہم معاملہ میں ان سے مشورہ کر۔ پس جب تُو (کوئی) فیصلہ کر لے تو پھر اللہ ہی پر توکل کر۔ یقیناً اللہ توکل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

اہل کتاب سے معافی اور درگزر کا سلوک کرنا

• وَدَّ کَثِیۡرٌ مِّنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ لَوۡ یَرُدُّوۡنَکُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ اِیۡمَانِکُمۡ کُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنۡ عِنۡدِ اَنۡفُسِہِمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُمُ الۡحَقُّ ۚ فَاعۡفُوۡا وَ اصۡفَحُوۡا حَتّٰی یَاۡتِیَ اللّٰہُ بِاَمۡرِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ

(البقرہ:110)

اہل کتاب میں سے بہت سے ایسے ہیں جو چاہتے ہیں کہ کاش تمہیں تمہارے ایمان لانے کے بعد (ایک دفعہ پھر) کفار بنا دیں، بوجہ اس حسد کے جو اُن کے اپنے دلوں سے پیدا ہوتا ہے (وہ ایسا کرتے ہیں) بعد اس کے کہ حق ان پر روشن ہو چکا ہے۔ پس (اُن سے) عفو سے کام لو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ ظاہر کر دے۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

مخالفین سے درگزر اور سلام کہنا

• فَاصۡفَحۡ عَنۡہُمۡ وَ قُلۡ سَلٰمٌ ؕ فَسَوۡفَ یَعۡلَمُوۡنَ

(الزخرف:90)

پس تو ان سے درگزر کر اور کہہ: ’’سلام‘‘۔ پس عنقریب وہ جان لیں گے

جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کرنے کا حکم

• خُذِ الۡعَفۡوَ وَ اۡمُرۡ بِالۡعُرۡفِ وَ اَعۡرِضۡ عَنِ الۡجٰہِلِیۡنَ

(الاعراف:200)

عفو اختیار کر اور معروف کا حکم دے اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کر۔

لوگوں سے اور والدین سے نرم زبان میں گفتگو اور احسان کرنا

• وَ اِذۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰہَ ۟ وَ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَّ ذِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡیَتٰمٰی وَ الۡمَسٰکِیۡنِ وَ قُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا وَّ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّیۡتُمۡ اِلَّا قَلِیۡلًا مِّنۡکُمۡ وَ اَنۡتُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿۸۳﴾

(البقرہ:84)

اور جب ہم نے بنی اسرائیل کا میثاق (اُن سے) لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرو گے اور والدین سے احسان کا سلوک کرو گے اور قریبی رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے بھی۔ اور لوگوں سے نیک بات کہا کرو اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ اس کے باوجود تم میں سے چند کے سوا تم سب (اس عہد سے) پھر گئے۔ اور تم اِعراض کرنے والے تھے۔

آواز کو دھیما رکھنا

• وَ اغۡضُضۡ مِنۡ صَوۡتِکَ ؕ اِنَّ اَنۡکَرَ الۡاَصۡوَاتِ لَصَوۡتُ الۡحَمِیۡرِ

(لقمان:20)

اور اپنی آواز کو دھیما رکھ۔ یقیناً سب سے بُری آواز گدھے کی آواز ہے۔

مومن بندوں سے شفقت اور محبت کا سلوک

• وَ اخۡفِضۡ جَنَاحَکَ لِمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ

(الشعراء:216)

اور اپنا پَر مومنوں میں سے ان کے لئے جو تیری پیروی کرتے ہیں، جھکا دے۔

ماتحتوں اور پیروکاروں کے لئے مغفرت کی دعا کرنا

• یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الۡمُؤۡمِنٰتُ یُبَایِعۡنَکَ عَلٰۤی اَنۡ لَّا یُشۡرِکۡنَ بِاللّٰہِ شَیۡئًا وَّ لَا یَسۡرِقۡنَ وَ لَا یَزۡنِیۡنَ وَ لَا یَقۡتُلۡنَ اَوۡلَادَہُنَّ وَ لَا یَاۡتِیۡنَ بِبُہۡتَانٍ یَّفۡتَرِیۡنَہٗ بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِنَّ وَ اَرۡجُلِہِنَّ وَ لَا یَعۡصِیۡنَکَ فِیۡ مَعۡرُوۡفٍ فَبَایِعۡہُنَّ وَ اسۡتَغۡفِرۡ لَہُنَّ اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ

(الممتحنہ:13)

اے نبی! جب مومن عورتیں تیرے پاس آئیں (اور) اس (امر) پر تیری بیعت کریں کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرائیں گی اور نہ ہی چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ ہی (کسی پر) کوئی جھوٹا الزام لگائیں گی جسے وہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے سامنے گھڑ لیں اور نہ ہی معروف (امور) میں تیری نافرمانی کریں گی تو تُو اُنکی بیعت قبول کر اور اُن کے لئے اللہ سے بخشش طلب کر۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(700 احکام خداوندی از حنیف محمود)

سید عمار احمد

ارشادات حضرت مسیح موعودؑ

بابت مختلف ممالک وشہور

قسط 8

ارشادات برائے گورداسپور

بعد نماز عید الفطر ظہر کے وقت جب حضرت اقدس مسجد میں تشریف لائے تو بعض احباب نے ذکر کیا کہ گورداسپور میں چند ایک شخص ایسے ہیں جن کو بڑا اشتیاق حضور کی زبان مبارک سے دعویٰ کے دلائل سننے کا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ :-

اگر کوئی تقریب نکل آئی تو ان شاء اللہ وہاں ایک مجمع کر کے بیان کر دیئے جاویں گے اصل ذریعہ تبلیغ کا تقریر ہی ہیں اور انبیاء اس کے وارث ہیں۔ اب انگریزوں نے اسی کی تقلید کی ہے۔ بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں ان کا طریق تعلیم یہی ہے کہ تقریروں کے ذریعہ سے تعلیم دی جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض وقت اس قدر لمبی تقریر فرماتے تھے صبح سے لے کر عشاء تک ختم نہ ہوتی تھی۔ درمیان میں نمازیں آجاتیں تو آپ ان کو ادا کر کے پھر تقریر شروع کر دیتے تھے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 349 جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

ہم اس اعتراض کا واضح جواب دینے سے پیشتر ایک ضروری امر اور بیان کرنا چاہتے ہیں۔ ہر ایک مسلمان کو یاد رہے کہ ہم بلحاظ گورنمنٹ کے ہندوستان کو دارالحرب نہیں کہتے اور یہی ہمارا مذہب ہے؛ اگرچہ اس مسئلہ میں علماء مخالفین نے ہم سے سخت اختلاف کیا ہے اور اپنی طرف سے کوئی دقیقہ ہم کو تکلیف دہی کا انھوں نے باقی نہیں رکھا مگر ہم ان عارضی تکالیف اور اپنی ضرر رسانیوں کے خوف سے حق کو کیونکر چھوڑ سکتے ہیں۔ ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ حکومت کے لحاظ سے ہندوستان ہرگز ہرگز دارالحرب نہیں ہے۔ ہمارا مقدمہ ہی دیکھ لو۔ اگر یہی مقدمہ سکھوں کے عہد حکومت میں ہوتا اور دوسری طرف ان کا کوئی گرو یا برہمن ہوتا تو بدوں کسی قسم کی تحقیق وتفتیش کے ہم کو پھانسی دے دینا کوئی بڑی بات نہ تھی مگر انگریزوں کی سلطنت اور عہد حکومت ہی کی یہ خوبی ہے کہ مقابل میں ایک ڈاکٹر اور پھر مشہور پادری ہے لیکن تحقیقات اور عدالت کی کارروائی میں کوئی سختی کا برتاؤ نہیں کیا جاتا۔ کیپٹن ڈگلس نے اس بات کی ذرا بھی پروا نہیں کی کہ پادری صاحب کی ذاتی وجاہت یا ان کے اپنے عہدہ اور درجہ کا لحاظ کیا جاوے؛ چنانچہ انہوں نے لیمار چنڈ صاحب سے جو پولیس گورداسپور کے اعلیٰ افسر ہیں، یہی کہا کہ ہمارا دل تسلی نہیں پکڑتا۔ پھر عبدالحمید سے دریافت کیا جاوے۔ آخر کار انصاف کی رو سے ہم کو اس نے بری ٹھہرایا۔ پھر یہ لوگ ہم کو ارکان مذہب کی بجا آوری سے نہیں روکتے، بلکہ بہت سے برکات اپنے ساتھ لے کر آئے، جس کی وجہ سے ہم کو اپنے مذہب کی اشاعت کا خاطر خواہ موقع ملا اور اس قسم کا امن اور آرام نصیب

ہوا کہ پہلی حکومتوں میں ان کی نظیر نہیں ملتی۔ پھر یہ صریح ظلم اور اسلامی تعلیم اور اخلاق سے بعید ہے کہ ہم ان کے شکر گزار نہ ہوں۔ یاد رکھو! انسان جو اپنے جیسے انسان کی نیکیوں کا شکر گزار نہیں ہوتا، وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہوسکتا؛ حالانکہ وہ اسے دیکھتا ہے۔ تو غیب الغیب ہستی کے انعامات کا شکر گزار کیونکر ہو گا، جس کو وہ دیکھتا بھی نہیں، اس لیے محض حکومت کے لحاظ سے ہم اس کو دارالحرب نہیں کہتے۔

ہاں ! ہمارے نزدیک ہندوستان دارالحرب ہے بلحاظ قلم کے۔ پادری لوگوں نے اسلام کے خلاف ایک خطرناک جنگ شروع کی ہوئی ہے۔ اس میدان جنگ میں وہ نیزہ ہائے قلم لے کر نکلے ہیں نہ سنان وتفنگ لے کر۔ اس لیے اس میدان میں ہم کو جو ہتھیار لے کر نکلنا چاہیے وہ قلم اور صرف قلم ہے۔ ہمارے نزدیک ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس جنگ میں شریک ہو جاوے۔ اللہ اور اس کے برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ دل آزار حملے کئے جاتے ہیں کہ ہمارا تو جگر پھٹ جاتا اور دل کانپ اٹھتا ہے۔ کیا امہات المومنین در بار مصطفائی کے اسرار جیسی گندی کتاب دیکھ کر ہم آرام کر سکتے ہیں، جس کا نام بھی اس طرز پر رکھا گیا ہے۔ جیسے ناپاک ناولوں کے نام ہوتے ہیں۔ تعجب کی بات ہے کہ دربار لنڈن کے اسرار جیسی کتابیں تو گورنمنٹ کے اپنے علم میں بھی اس قابل ہوں کہ اس کی اشاعت بند کی جائے مگر آٹھ کروڑ مسلمانوں کی دلآزاری کرنے والی کتاب کو نہ روکا جائے۔ ہم خود گورنمنٹ سے اس قسم کی درخواست کرنا ہرگز ہرگز نہیں چاہتے بلکہ اس کو بہت ہی نامناسب خیال کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے اپنے میموریل کے ذریعہ سے واضح کر دیا، لیکن یہ بات ہم نے محض اس بنا پر کہی ہے کہ بجائے خود گورنمنٹ کا اپنا فرض ہے کہ وہ ایسی تحریروں کا خیال رکھے۔ بہر حال گورنمنٹ نے عام آزادی دے رکھی ہے کہ اگر عیسائی ایک کتاب اسلام پر اعتراض کرنے کی غرض سے لکھتے ہیں تو مسلمانوں کو آزادی کے ساتھ اس کا جواب لکھنے اور عیسائی مذہب کی تردید میں کتابیں لکھنے کا اختیار ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 200-201 جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو 15/ جولائی 1901ء کو اس مقدمہ میں جو میرزا نظام الدین وغیرہ پر مسجد کا راستہ جو شارع عام ہے بند کرنے کی وجہ سے کیا گیا ہے فریق ثانی کی درخواست پر بغرض ادائے شہادت جانا پڑا۔ گورداسپور کو جاتے ہوئے راستہ میں ایک بہت بڑی نہر آتی ہے اور ایک مقام پر وہ نہر دو بڑے شعبوں میں منقسم ہو کر بہتی ہے اس مقام کا نام ہم نے اپنے اس سفرنامہ میں مَجۡمَعُ الۡبَحۡرَیۡن رکھا جو احباب یکوں پر سوار گئے تھے وہ وہاں پہلے پہنچے اس لئے حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انتظار میں ٹھہر گئے چنانچہ کوئی آدھ گھنٹہ کے انتظار کے بعد حضرت اقدس کی سواری آ پہنچی۔ حضرت اقدس نے کھانا کھانے کا حکم دیا۔ دسترخوان بچھایا گیا۔ احباب نے کھانا کھایا۔ اس وقت کچھ باتوں کا سلسلہ چل پڑا۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔

’’متقی کی تائید خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے مومن کی تو شان ہی کے خلاف ہے کہ وہ منصوبہ کرے۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 182 جدید ایڈیشن)

گورداسپور میں حضرت اقدس نے مولانا مولوی محمد علی صاحب کی تجویز کے مواقف ان کے خسر منشی نبی بخش صاحب رئیس گورداسپور کے عالیشان مکان میں قیام فرمایا۔ مقدمہ کے متعلق باتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا اور کسی کے یہ کہنے پر کہ فریق مخالف نے بہت بیہودہ جرح کرنے کا ارادہ کیا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا۔

’’میں اس بات کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ مومن کا ہاتھ اوپر ہی پڑا ہے يَدُ اللّٰهِ فَوۡقَ اَيۡدِيۡهِمۡ کافروں کی تدبیریں ہمیشہ الٹی ہو کر ان پر ہی پڑا کرتی ہیں مَكَرُوۡا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيۡرُ الۡمٰكِرِيۡنَ (آل عمران:55)۔ میں یہ اچھی طرح جانتا ہوں کہ ان لوگوں کو میرے ساتھ ذاتی عداوت اور بغض ہے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ میں ملل باطلہ کے رد اور ہلاک کرنے کے لئے مامور کیا گیا ہوں۔ میں جانتا ہوں اور میں اس میں ہرگز مبالغہ نہیں کرتا کہ ملل باطلہ کے رد کرنے کے لئے جس قدر جوش مجھے دیا گیا ہے میرا قلب فتویٰ دیتا ہے کہ اس تردید وابطال ملل باطلہ کے لئے اگر تمام روئے زمین کے مسلمان ترازو کے ایک پلہ میں رکھے جائیں اور میں اکیلا ایک طرف تو میرا پلہ ہی وزن دار ہوگا۔ آریہ، عیسائی اور دوسری باطل ملتوں کے ابطال کے لئے جب میرا جوش اس قدر ہے پھر اگر ان لوگوں کو میرے ساتھ بغض نہ ہو تو اور کس کے ساتھ ہو۔ ان کا بغض اسی قسم کا ہے جیسے جانوروں کا ہوتا ہے۔ تین دن ہوئے مجھے الہام ہوا تھا اِنِّیۡ مَعَ الۡاَفۡوَاجِ اٰتِیۡکَ بَغۡتَۃً میں

حیران ہوں یہ الہام مجھے بہت مرتبہ ہوا ہے اور عموماً مقدمات میں ہوا ہے۔ اَفْوَاج کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ مقابل میں بھی بڑے بڑے منصوبے کئے گئے ہیں اور ایک جماعت ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کا جوش نفسانی نہیں ہوتا ہے، اس کے تو انتقام کے ساتھ بھی رحمانیت کا جوش ہوتا ہے۔ پس جب وہ اَفْوَاج کے ساتھ آتا ہے تو اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ مقابل میں بھی فوجیں ہیں۔ جب تک مقابل کی طرف سے جوش انتقام کی حد نہ ہو جاوے خدا تعالیٰ کی انتقامی قوت جوش میں نہیں آتی۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 182-183 جدید ایڈیشن)

آج دس بجے کے بعد حضرت اقدسؑ کو شہادت میں پیش ہونا تھا۔ منشی فیض رحمان صاحب ٹریژری کلارک گورداسپور نے مقدمہ کے لئے دعا کے واسطے عرض کیا۔ حضرت اقدسؑ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

میرا مذہب تو یہ ہے کہ جس کو بلا سے بچنا ہو وہ پوشیدہ طور پر خدا سے صلح کر لے۔ اور اپنی ایسی تبدیلی کر لے کہ خود اسے محسوس ہووے کہ میں وہ نہیں ہوں۔ خدا تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ (الرعد:12) سچے مذہب کی جڑ خدا پر ایمان ہے اور خدا پر ایمان چاہتا ہے کہ سچی پرہیز گاری ہو۔ خدا کا خوف ہو۔ تقویٰ والے کو خدا تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرتا۔ وہ آسمان سے اس کی مدد کرتا ہے۔ فرشتے اس کی مدد کو اترتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر کیا ہو گا کہ متقی سے معجزہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ اگر انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ پوری صفائی کر لے اور ان افعال اور اعمال کو چھوڑ دے جو اس کی ناراضگی کا موجب ہیں تو وہ سمجھ لے کہ ہر ایک کام برکت سے طے پا جائے گا۔ ہمارا ایمان تو آسمانی کارروائیوں ہی پر ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کسی کا ہو جائے تو سارا جہان اپنی مخالفت سے کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتا۔ جس کو خدا محفوظ رکھنا چاہے اس کو گزند پہنچانے والا کون ہو سکتا ہے؟

پس خدا پر بھروسا کرنا ضروری ہے اور یہ بھروسا ایسا ہونا چاہئے کہ ہر ایک شے سے بکلی یاس ہو۔ اسباب ضروری ہیں مگر خلق اسباب بھی تو خدا تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ ہر ایک سبب کو پیدا کر سکتا ہے اس لئے اسباب پر بھی بھروسہ نہ کرو۔ اور یہ بھروسہ یوں پیدا ہوتا ہے کہ نمازوں کی پابندی کرو اور نمازوں میں دعاؤں کا التزام رکھو۔ ہر ایک قسم کی لغزش سے بچنا چاہئے اور ایک نئی زندگی کی بنیاد ڈالنی چاہئے۔ یہ یاد رکھو! عزیز بھی ایسے دوست نہیں ہوتے جیسے خدا عزیز ہوتا ہے۔ وہ راضی ہو تو کل جہان راضی ہو جاتا ہے اگر وہ کسی پر رضامندی ظاہر کرے تو الٹے اسباب کو سیدھا کر دیتا ہے۔ مضر کو مفید بنا دیتا ہے یہی تو اس کی خدائی ہے۔

ہاں یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جس کے لئے دعا کی جاتی ہے اس کو ضروری ہے کہ خود اپنی صلاحیت میں مشغول رہے۔ اگر وہ کسی اور پہلو سے خدا کو ناراض کر دیتا ہے تو وہ دعا کے اثر کو روکنے والا ٹھہرتا ہے۔ مسنون طریق پر اسباب سے مدد لینا گناہ نہیں ہے مگر مقدم خدا کو رکھے اور ایسے اسباب اختیار نہ کرے جو خدا تعالیٰ کی ناراضی کا موجب ہوں۔ میں بھی ان شاء اللہ تعالیٰ دعا کروں گا تم خود اپنی صلاحیت میں مشغول ہو۔ اور خدا تعالیٰ سے صلح کرو کہ وہی کارساز ہے۔

جس روز رات کو گورداسپور پہنچے تھے حضرت اقدسؑ کی طبیعت کسی قدر ناساز تھی بایں ہمہ حضرت اقدسؑ نے تمام احباب کو جو ساتھ تھے آرام کرنے اور سو جانے کی ہدایت فرمائی تھی چنانچہ تعمیل ارشاد کے لئے متفرق مقامات پر احباب جا کر سو رہے۔ برادرم عبدالعزیز صاحب اور دو تین اور دوست اس مکان میں رہے جہاں حضرت اقدس آرام کرتے تھے۔ ساری رات حضرت اقدس ناسازی طبیعت اور شدت حرارت کی وجہ سے سو نہ سکے۔ چونکہ بار بار رفع حاجت کی ضرورت محسوس ہوتی تھی اس لئے بار بار اٹھتے تھے۔ حضرت اقدس ارشاد فرماتے تھے کہ ''میں حیران ہوں منشی عبدالعزیز صاحب ساری رات یا تو سوئے ہی نہیں اور یا اس قدر ہوشیاری سے پڑے رہے کہ ادھر میں سر اٹھاتا تھا ادھر منشی صاحب فوراً اٹھ کر اور لوٹا لے کر حاضر ہو جاتے تھے۔ گویا ساری رات یہ بندہ خدا جاگتا ہی رہا۔ اور ایسا ہی دوسری رات بھی'' پھر فرمایا کہ'' درحقیقت آداب مرشد اور خدمت گزاری ایسی شے ہے جو مرید و مرشد میں ایک گہرا رابطہ پیدا کر کے وصول الی اللہ اور حصول مرام کا نتیجہ پیدا کرتی ہے۔ اس خلوص اور اخلاص کو جو منشی صاحب میں ہے ہماری جماعت کے ہر فرد کو حاصل کرنا چاہئے۔

جب دس بج چکے تو حضرت اقدس نے کچہری کو چلنے کا حکم دیا چنانچہ ارشاد عالی سنتے ہی خدام اٹھ کھڑے ہوئے اور اس طرح پر کوئی چالیس آدمیوں کے حلقہ میں خدا کا برگزیدہ ادائے شہادت کے لئے چلا۔ راستہ میں لوگ دوڑ دوڑ کر زیارت کرتے تھے۔ آخر ضلع کی کچہری آ گئی اور کچہری کے سامنے جو پختہ تالاب ہے اس کے جنوب اور شرقی گوشہ پر دری بچھائی گئی اور حضرت اقدس تشریف فرما ہوئے۔ حضور کا تشریف رکھنا ہی تھا کہ ساری کچہری امنڈ آئی اور اس دری کے گرد ایک دیوار بن گئی زائرین کا ہجوم دمبدم بڑھتا جاتا تھا ایک آتا تھا دوسرا جاتا تھا چونکہ تیسری یا چوتھی دفعہ تھی جو حضور گورداسپور کی کچہری میں رونق بخش ہوئے۔ پہلے اور طرف بیٹھا کرتے تھے۔ اس طرف بیٹھنے کے لئے یہ پہلی مرتبہ تھی آپ نے فرمایا'' یہ جگہ باقی رہ گئی تھی۔''

اسی عرصہ میں ایک شخص معزز حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بڑے تپاک اور خندہ پیشانی سے حضرت سے مصافحہ کیا اور کچھ باتیں کرتے رہے اور اپنے لڑکے کے لئے جو بیمار تھا دعا کے لئے عرض کی۔ آپ نے دعا کا وعدہ فرمایا پھر اس نے عرض کی کہ جناب ہمارے لئے ہی یہاں تشریف لائے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ہمارے واسطے ہی آپ کی تشریف آوری کی سبیل پیدا کی ہے کہ ہم مشتاقوں کو بھی آپ کی زیارت سے سعادت مند و بہرہ ور فرمائے۔ حضرت نے جواباً ارشاد فرمایا'' ہاں ایسا ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو قادیان میں کسی وجہ سے نہیں آ سکتے اور اپنے اندر اخلاص رکھتے ہیں ہماری ملاقات سے محروم نہ رکھے۔ فرمایا

'' لکھا ہے کہ دو بزرگ ایک حضرت سید عبدالقادر جیلانی کے مرشد حضرت ابوسعید اور ایک اور بزرگ ایک مقام میں جمع ہوئے اور یہ گفتگو ہوئی کہ حضرت اقدس و اکرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے مدینہ میں ہجرت کرا کر کیوں خدا تعالیٰ لے گیا۔ ان دونوں بزرگوں میں سے ایک نے فرمایا کہ مصلحت و حکمت الٰہی اس بات کی مقتضی تھی کہ جو مراتب اور علو درجات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کرنے تھے وہ اس ہجرت اور سفر اور مصائب و تکالیف شدیدہ کے برداشت کرنے سے آپ کو عنایت فرمائے۔ دوسرے بزرگ نے فرمایا کہ میرے خیال میں یہ آتا ہے کہ مدینہ میں بہت سی ایسی روحیں پر جوش اور بااخلاص اور خدا تعالیٰ کی طرف دوڑنے والی تھیں جو ایک ذریعہ عظیمہ اور سبب کبریٰ کو چاہتی تھیں اور وہ بباعث کسی سبب یا بے دست و پا ہونے کے کہیں جا نہیں سکتی تھیں سو ان کے تکمیل کے لئے خداوند جل شانہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ میں پہنچایا۔ غرض ان بزرگوں نے اپنے اپنے خیال کے مطابق یہ دو باتیں بیان کیں اور دونوں ہی باتیں سچی تھیں سو خدا تعالیٰ جو ہمیں گورداسپور لایا اور وہ اپنی مرضی اور حکمت کے رو سے لایا نہ ہم خود اپنی مرضی اور خواہش سے آئے۔ خدا ہی جانے اس میں کیا اس کی حکمتیں اور مصلحتیں ہیں اور ہمارے ذریعہ یا ہمارے وجود سے حق کی کیا کیا تبلیغ اور سچائی کی کیا کیا حجتیں پوری ہوں گی اور خدا کے علم میں اور کیا کیا باتیں ہیں جو ہمیں معلوم نہیں۔ خدا تعالیٰ اپنی حکمتوں سے خوب واقف ہے۔'' پھر آپ نے چند نصیحتیں کئی پیرایوں میں تقویٰ و طہارت اختیار کرنے اور برائیوں سے بچنے اور صدق اور راستی کے قبول کرنے کی نسبت بیان فرمائیں۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 183-187 جدید ایڈیشن)

مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک شہادت پر گورداسپور جانا تھا۔ اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ میں یہاں سے باہر جانا نہیں چاہتا مگر اب تو اللہ تعالیٰ لے چلا ہے خود تو میں نہیں جاتا۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ:۔

قِیَامٌ فِیْ مَا اَقَامَ اللّٰہُ بھی تو ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 438 جدید ایڈیشن)

یہاں تک آپ نے تقریر کی تھی اتنے میں مولوی عبدالکریم صاحب گورداسپور سے اور دیگر احباب آ گئے اور حالات سفر وغیرہ سناتے رہے۔ مولوی عبدالکریم صاحب کے سفر میں ہر ایک قسم کے عوارض اور شکایت سے محفوظ رہنے پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ:۔

ہمارا ایمان ہے کہ سب اس کے ہاتھ میں ہے خواہ اسباب سے کرے خواہ بلا اسباب کے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 440-441 جدید ایڈیشن)

اس وقت حضرت اقدس نے تشریف لا کر خبر سنائی کہ

ایک کارڈ گوجرانوالہ سے آیا ہے جس میں خبر ہے کہ ٹیکہ کا عمل گورنمنٹ نے بند کر دیا ہے مگر اس خبر کی تصدیق یہاں بھی ہوئی ہے لالہ شرمپت میرے پاس آئے تھے انہوں نے کہا کہ گورداسپور میں بھی ٹیکہ کے جلسے بند ہو گئے ہیں اور دوائی ٹیکہ تمام واپس منگوائی گئی ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 351 جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

اس سے اِبْرَآء کا نشان لو۔ یہ وہ نشان ہے جو مسٹر ڈگلس ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے سامنے پورا ہوا۔ امرتسر کے ایک پادری ڈاکٹر کلارک نے مجھ پر اقدام قتل کا مقدمہ بنایا تھا کہ عبدالحمید نام ایک شخص کو گویا میں نے اس کے قتل کے لیے بھیجا ہے۔ یہ مقدمہ مسٹر ڈگلس کے سامنے پیش ہوا۔ اور خدا تعالیٰ کے وعدہ اور پیشگوئی کے موافق مجھے بری کیا۔ جیسا کہ پہلے الہام اِبْرَآء (بے قصور ٹھہرانا) ہو چکا تھا۔ جو لوگ اس وقت یہاں ہمارے

پاس موجود تھے اور دوسرے مقامات کے لوگ بھی اس امر کے گواہ ہیں کیونکہ مولوی عبد الکریم صاحب کی عادت ہے کہ جب کوئی الہام وہ سنتے ہیں اسے فوراً بذریعہ خطوط پھیلا دیتے ہیں۔ اس طرح پر یہ الہامات جو اس مقدمہ کے نام ونشان سے بھی پہلے ہوئے تھے ہماری اپنی جماعت میں پورے طور پر اشاعت پا چکے تھے اور وہ سب لوگ جانتے ہیں کہ مقدمہ سے پہلے اِنْ ھٰذَا اِلَّا تَھْدِیْدُ الْحُکَّامِ اور صادق آن باشد کہ ایام بلاالخ وغیرہ الہام ہوئے تھے اور ان سب کے بعد اللہ تعالیٰ نے خبر دے دی تھی کہ اِبْرَآء (بے قصور ٹھہرانا)۔

ایک دانشمند اور سلیم الفطرت اس عظیم الشان نشان سے بہت بڑا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی عظمت دل میں نہ ہو تو اور بات ہے مگر خدا ترس اور متقی آدمی سمجھ لیتا ہے کہ یہ پیشگوئی اس طرز کی نہیں ہے جیسے راول ہاتھ دیکھ کر اناپ شناپ بتا دیتے ہیں۔ یہ خدا کی باتیں ہیں جو قبل از وقت ہزارہا انسانوں میں مشتہر ہوئیں اور آخر اسی طرح ہوا اور نہ کیا کسی کے خیال اور وہم میں یہ بات آ سکتی تھی کہ مثل پورے طور پر مرتب ہو جاوے اور عبد الحمید اپنا اظہار بھی دے کہ ہاں مجھے بھیجا ہے۔ آخری وقت پر جو فیصلہ لکھنے کا وقت سمجھا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مسٹر ڈگلس کے دل میں القاء کیا کہ یہ مقدمہ بناوٹی ہے اور اس کے دل کو غیر مطمئن کر دیا چنانچہ اس نے کپتان لیمار چنڈ کو (جو ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس تھا) کہا کہ میرا دل اس سے تسلی نہیں پاتا۔ بہتر ہے کہ تم اس مقدمہ کی تفتیش کرو اور عبد الحمید سے اصل حالات معلوم کرو۔ چنانچہ جب کپتان لیمار چنڈ نے اس سے پوچھا تو اس نے پھر وہی پہلا بیان دیا۔ مگر جب کپتان صاحب نے اسے کہا کہ تو سچ سچ بتا۔ عبد الحمید رو پڑا اور اقرار کیا کہ مجھے تو سکھایا گیا تھا۔ اب بتاؤ کہ کیا یہ انسان کا کام ہے۔ کیا ہر روز یہ لوگ مقدمات میں اسی طرح کیا کرتے ہیں۔ واقعات پر فیصلے دیتے ہیں یا دل کی تسلیوں کو دیکھتے ہیں۔ نہیں یہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ تھا جو وہ وعدہ کر چکا تھا وہی ہونا تھا۔ پس اِبْرَآء کا نشان عظیم الشان نشان ہے جو الف کی مد میں ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 148-149 جدید ایڈیشن)

مولوی عبد الکریم صاحب نے بیان کیا کہ سول ملٹری گزٹ میں چونکہ حسب دستور مردم شماری پر ریمارک لکھا جا رہا ہے انہوں نے اس غلطی کو شائع کر دیا ہے کہ احمدیہ فرقہ کا بانی مرزا غلام احمد ہے اس نے اول ابتدا چوڑھوں سے کی اور پھر ترقی کرتے کرتے اعلیٰ طبقہ کے آدمی اس کے پیرو ہو گئے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ:۔

اس کی بہت جلد تردید ہونی چاہیے۔ یہ تو ہماری عزت پر بہت سخت حملہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ اسی وقت حکم صادر ہوا کہ ایک خط جلد تر انگریزی زبان میں چھاپ کر گورنمنٹ اور مردم شماری کے سپرنٹنڈنٹ کے پاس بھیجا جاوے تا کہ اس غلطی کا ازالہ ہو اور لکھا جاوے کہ گورنمنٹ کو معلوم ہوگا کہ چوڑھے ایک جرائم پیشہ قوم ہے ان سے ہمارا کبھی بھی تعلق نہیں ہوا۔ ایک شخص نامی مرزا امام الدین قادیان میں ہے جس کی ہم سے 30 برس سے زیادہ سے عداوت چلی آتی ہے اور کوئی میل ملاپ اس کا اور ہمارا نہیں ہے۔ اس کا تعلق چوڑھوں سے رہا اور اب بھی ہے۔ تو ایک فریق جو کہ ہمارا دشمن ہے اور اس کا تعلق چوڑھوں سے ہے اس کے عادات اور چال چلن کو ہم پر تھاپ دینا سخت درجہ کی دل آزاری ہماری اور ہماری جماعت کی ہے۔ اور یہ عزت پر سخت حملہ ہے اور ایک بڑی مکروہ کاروائی ہے جو کہ سرزد ہوئی ہے۔ چوڑھے تو درکنار ہمیں تو ایسے لوگوں سے بھی تعلق نہیں ہے جو کہ ادنیٰ درجہ کے مسلمان اور رذیل صفات رکھتے ہیں۔ ہماری جماعت میں عمدہ اور اعلیٰ درجہ کے نیک چال چلن کے لوگ ہیں۔ اور وہ سب حسنہ صفات سے متصف ہیں۔ اور ایسے ہی لوگوں کو ہم ساتھ رکھتے ہیں۔ گورنمنٹ کو چاہیے کہ صاحب ضلع گورداسپور سے اس امر کی تحقیقات کرائے۔ اور عدل سے کام لے کر اس آلودگی کو ہم سے دور کرے۔ ہم خود امام الدین کو اسی لیے نفرت سے دیکھتے ہیں کہ اس کا ایسی قوم سے تعلق ہے۔ پنجاب میں یہ مسلم امر ہے کہ جس شخص کے زیادہ تر تعلقات چوڑھوں سے ہوں اس کا چال چلن اچھا نہیں ہوا کرتا۔ اسی لیے گورنمنٹ کا فرض ہے کہ اس غلطی کا ازالہ کرے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 163-164 جدید ایڈیشن)

آج ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے حضرت اقدس گورداسپور کے لیے روانہ ہوئے آپ کے ہمراہ صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود بھی تھے۔ سٹیشن کے قریب جو سرائے تھی اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نزول فرمایا۔ مغرب و عشاء کی نمازیں یہاں جمع کر کے پڑھی گئیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز ادا فرما رہے تھے اور آپ کی طبیعت ناساز تھی کہ نماز کے اندر طبیعت میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اگر انگور ملیں تو وہ کھائے جاویں مگر چونکہ نزدیک و دوران کا ملنا محال تھا اس لیے کیا ہو سکتا تھا کہ اس اثنا میں ایک صاحب جناب حکیم محمد حسین صاحب ساکن بلب گڑھ ضلع دہلی جو کہ حضرت اقدس کے مخلص خدام سے ہیں قادیان سے واپس ہو کر حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے ایک ٹوکری انگوروں اور دوسرے ثمرات مثل انار وغیرہ کی حضرت کی خدمت میں پیش کی اور بیان کیا کہ مجھے علم نہ تھا کہ حضور بٹالہ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ میں قادیان چلا گیا وہاں معلوم ہوا تو اسی وقت میں واپس ہوا اور یہ پھل حضور کے لیے ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 253-254 جدید ایڈیشن)

(بوقت صبح بمقام گورداسپور) حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

میں نے ایک قلم لکھنے کے واسطے اٹھائی ہے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اس کی ایک زبان ٹوٹی ہوئی ہے تو میں کہا کہ محمد افضل نے جو پَر (نِب) بھیجے ہیں ان میں ایک لگا دو وہ پَر تلاش کئے جا رہے ہیں کہ اس اثناء میں میری آنکھ کھل گئی۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 276 جدید ایڈیشن)

کسی کے نام سے بطور تفاؤل کے فال پر سوال ہوا۔

فرمایا کہ:۔ یہ اکثر جگہ صحیح نکلتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تفاؤل سے کام لیا ہے ایک دفعہ میں گورداسپور مقدمہ پر جا رہا تھا اور ایک شخص کو سزا ملنی تھی میرے دل میں خیال تھا کہ اسے سزا ہو گی یا نہیں؟ اتنے میں ایک لڑکا ایک بکری کے گلے میں رسی ڈال رہا تھا اس نے رسی کا حلقہ بنا کر بکری کے گلے میں ڈالا اور زور سے پکارا کہ وہ پھس گئی وہ پھس گئی میں نے اس سے نتیجہ یہ نکالا کہ اسے سزا ضرور ہو گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

اسی طرح ایک دفعہ سیر کو جا رہے تھے اور دل میں پگٹ کا خیال تھا کہ بڑا عظیم الشان مقابلہ ہے دیکھئے کیا نتیجہ نکلتا ہے کہ ایک شخص غیر از جماعت نے راستہ میں کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ میں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ ہماری فتح ہو گئی۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 94 جدید ایڈیشن)

(جاری ہے)

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

رہا تھا کہ ایک قبر پر مَیں نے ایک بوڑھے اور بڑھیا کو بیٹھے دیکھا۔ مَیں نے اُن سے پوچھا کہ یہ کس کی قبر ہے؟ تو انہوں نے بتلایا کہ ''نبی صاحب'' کی ہے۔ اور یہ قبر یوز آسف شہزادہ نبی اور پیغمبر صاحب کی قبر مشہور تھی۔ میں نے کہا یہاں نبی کہاں سے آیا۔ تو انہوں نے کہا یہ نبی بہت دور سے آیا تھا اور کئی سو سال قبل آیا تھا۔ نیز انہوں نے بتلایا کہ اصل قبر نیچے ہے۔ اس میں ایک سوراخ تھا جس سے خوشبو آیا کرتی تھی لیکن ایک سیلاب کا پانی آنے کے بعد یہ خوشبو آنی بند ہو گئی۔ میں نے یہ تذکرہ بھی حضرت مولوی صاحب سے کیا (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ سے) اس واقعہ کو ایک عرصہ گزر گیا اور جب مولوی صاحب ملازمت چھوڑ کر قادیان تشریف لے گئے تو ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مجلس میں جس میں حضرت مولوی صاحب بھی موجود تھے، حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ مجھے وَاٰوَیْنٰھُمَاۤ اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِیْنٍ (مومنون: 51) سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کسی ایسے مقام کی طرف گئے جیسے کہ کشمیر ہے۔ اس پر حضرت خلیفہ اوّل نے خانیار کی قبر والے واقعہ کے متعلق میری روایت بیان کی۔ حضور نے مجھے بلایا اور اس کے متعلق مجھے مزید تحقیقات کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ میں نے مزید تحقیق کر کے اور کشمیر میں پھر کر پانچ سو ساٹھ علماء سے اس قبر کے متعلق دستخط کروا کر حضور کی خدمت میں پیش کئے، جسے حضور نے پسند فرمایا۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 70، 71 روایات حضرت خلیفہ نور الدین صاحب سکنہ جموں)

حضرت سید تاج حسین بخاری صاحبؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت اقدس سیالکوٹ میر حامد شاہ صاحب کے مکان پر فروکش تھے تو میں حضور کی خدمت میں بوساطت اپنے نانا جان حضرت سید امیر علی شاہ صاحب حاضر ہوا۔ حضور نے اپنی بیعت میں لیا اور فرمایا: قادیان آ کر تعلیم حاصل کرو، تم ولایت کا تاج ہو گے۔ چنانچہ میں 1906ء میں قادیان تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخل ہو گیا اور اکثر حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا اور کئی بار سیر میں بھی شامل ہوا۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 126 روایات سید تاج حسین صاحب بخاری بی اے، بی ٹی)

(خطبہ جمعہ 25/ مئی 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

ذیشان محمود۔ مبلغ سلسلہ سیرالیون

خلفاء کی تحریکات

بابت ماحولیاتی آلودگی کے دفاع کے لئے شجرکاری اور پیدل چلنا

حضور انور نے 4؍ستمبر 2021ء کو مجلس خدام الاحمدیہ ساؤتھ یوکے کے ایسے طلباء جن کی عمر 16 سے 19 سال ہے، سے آن لائن ملاقات فرمائی۔ اس کلاس میں ایک خادم نے سوال کیا کہ اسلام climate change کے بارے میں کیا راہنمائی کرتا ہے اور یہ کہ اس مسئلہ کو کس طرح حل کرنا چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر چیز کی زیادتی بری ہے۔ اگر ہم قانون قدرت کے مطابق نہیں چل رہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہی ہوگا کہ ہم اپنے مستقبل کو خراب کر رہے ہوں گے۔ اور ہم اپنے آپ کو اپنی نسلوں کو تباہ کرنے والے ہوں گے۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ ہاں (ماحولیاتی) آلودگی ہے کیونکہ ممالک میں مسابقت کی دوڑ لگی ہوئی ہے جیسے چائنا، انڈیا اور امریکہ کے درمیان۔ یوں ہر ملک کا اپنا ذاتی مفاد ہے۔ وہ اپنی آئندہ نسلوں کے بارے میں نہیں سوچ رہے۔ اس لیے وہ اس حوالہ سے پلان نہیں کر رہے کہ کسی بھی ملک کو کتنا ایندھن جلانے کی اجازت ہونی چاہیے اور اس کو کیسے کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں ممالک کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے اور انہیں مجبور کرنا چاہیے کہ وہ زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں تا کہ ماحولیاتی آلودگی کو کم سے کم کیا جاسکے اور یہ ہمیں climate change کو بھی کم کرنے میں مدد دے گی۔

(الفضل انٹرنیشنل 21 ستمبر 2021ء)

مؤرخہ 12 ستمبر 2021ء کو برطانیہ کے دو ریجنز کی ناصرات سے آن لائن ملاقات فرمائی۔

ایک ناصرہ نے سوال کیا کہ احمدی مسلمانوں کے لیے یہ کس قدر اہم ہے کہ وہ ماحولیاتی تبدیلی کے خلاف لڑیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ بہت اہم ہے۔ آپ کو تھوڑے فاصلوں کے لیے گاڑی کا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ پیدل چلیں یا سائیکل استعمال کریں۔ سائیکل چلانا آپ کی صحت کے لیے بھی اچھا ہے۔ ہر احمدی مسلمان کو یہ ٹارگٹ بنانا چاہیے کہ وہ ہر سال دو درخت لگائے۔ اس طرح آپ ماحولیاتی تبدیلی سے لڑ سکتے ہیں۔ اگر یہاں ممکن نہ ہو تو وہ جو دوسرے ممالک میں سفر کرتے ہیں تو وہ وہاں درخت لگا سکتے ہیں۔ اس طرح ہم ماحولیاتی تبدیلی کو کنٹرول کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 12؍اکتوبر 2021ء)

حضور انور اور گزشتہ خلفائے احمدیت اس سے قبل بھی اس حوالہ سے متعدد تحریکات فرما چکے ہیں، چند ایک ہدیہ قارئین ہیں:

صفائی، شجرکاری اور سبزیاں اگانے کی تحریک

ربوہ شہر کی صفائی اور شجرکاری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:

’’شہر کی صفائی کی طرف توجہ کرو اور درخت اور پھول اور سبزیاں لگاؤ۔ جن لوگوں نے گھروں میں درخت لگائے ہوئے ہیں۔ انہیں دیکھ کر دل بہت خوش ہوتا ہے۔ گلی میں سے گزریں تو لہلہاتے درخت نہایت بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن اصل میں یہ کام میونسپل کمیٹی اور لوکل انجمن کا ہے۔ اگر سارے مل کر کوشش کریں تو وہ شہر کو دلہن بنا سکتے ہیں۔...اب بھی جب میں تصور کرتا ہوں تو یورپ کا نظارہ میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ ہر گھر میں دروازوں کے آگے چھجے بنے ہوئے ہیں اور ان پر بکسوں میں بھری ہوئی مٹی پڑی ہے اور اس میں پھول لگے ہوئے ہیں۔ جس گلی میں سے گزرو پھول ہی پھول نظر آتے ہیں اور سارا شہر ایک گلدستہ کی طرح معلوم ہوتا ہے۔ ربوہ بھی اسی طرح بنایا جاسکتا ہے۔ بڑی محنت کی ضرورت نہیں تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے۔ اس سے بیوی بچوں کو باغبانی کا فن بھی آتا ہے۔ صحت بھی اچھی ہوجاتی ہے اور کچھ آمد کی صورت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً گھروں میں خربوزے۔ ککڑی اور دوسری چیزیں لگا دی جائیں تو خوبصورتی کی خوبصورتی نظر آئے گی۔ صحت بھی اچھی رہے گی اور کھانے کو ترکاری بھی مل جائے گی جو یہاں نصیب نہیں۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ یورپ کا ڈاکٹر بھی کہتا ہے کہ سبزیاں کھاؤ مگر پاکستان میں سبزیاں نہیں ملتیں۔ اگر لوگ گھروں میں سبزیاں لگانے لگ جائیں اور سبزیاں کھانے کی عادت ڈالیں تو اس سے ان کی صحت میں بھی ترقی ہوگی اور پھر جو شخص گھروں میں سبزیاں لگائے گا اور اسے سبزیاں کھانے کی عادت ہوگی۔ وہ دکاندار سے بھی اصرار کرے گا کہ سبزیاں لاؤ اور دکاندار آگے زمینداروں سے اصرار کرے گا کہ تم سبزیاں لگاؤ۔ اس طرح ملک میں سبزیاں کاشت کرنے کا رواج عام ہو جائے گا‘‘۔

(الفضل 14 دسمبر 1955ء)

حضرت مصلح موعودؓ جب علاج کے سلسلہ میں یورپ کے دورہ پر تھے تو زیورچ سے مئی 1955ء میں ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو حسب ذیل مکتوب لکھا جس میں تاکید فرمائی کہ اہل ربوہ کی صحت کے لئے زیادہ سے زیادہ درخت لگوائے جائیں۔ حضورؓ نے فرمایا:

’’ربوہ میں لوگوں کی صحت کے لئے زیادہ سے زیادہ درخت لگانے نہایت ضروری ہیں اور درخت بغیر پانی کے نہیں لگ سکتے۔ آپ فوری طور پر صدر انجمن میں یہ معاملہ رکھ کر پاس کرائیں کہ پہلے ٹیوب ویل کو درست کرایا جائے۔ بلکہ بہتر ہو کہ بجلی کا انجن اس کی جگہ فوری لگ جائے تا کہ پانی بافراط مہیا ہو سکے اور پہلے لگے ہوئے درخت سوکھ نہ جائیں اس کے علاوہ مزید ٹیوب ویل بھی جلدی لگائے جانے ضروری ہیں۔ اس بارہ میں کسی واقف سے مشورہ کر کے فوری اپنی رپورٹ بھجوائیں کہ کس کس جگہ ٹیوب ویل لگ سکیں گے جن سے تمام ربوہ کی سڑکوں پر پودوں کے لئے پانی آسانی سے دیا جاسکے۔ ضروری ہے موجودہ درختوں سے بھی دس پندرہ گنے بلکہ زیادہ درخت لگائے جائیں بجلی سے اب کام بہت آسان ہو گیا ہے۔‘‘

(تاریخ احمدیت جلد 17 صفحہ 527)

شجرکاری کی تحریک

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بھی اہل ربوہ کو خصوصاً اطفال کو درختوں کی حفاظت کی ذمہ داری دیتے ہوئے فرمایا کہ

’’ہمیں ربوہ میں 20-15 ہزار درخت لگانے چاہئیں جس سے شہر کی شکل بدل جائے گی۔ ان درختوں کی حفاظت کی ذمہ داری اطفال پر ہوگی۔ نیز آپ نے درختوں کو کاٹنے کی سختی سے ممانعت فرمائی۔ آپ نے فرمایا میرے دل میں یہ شدید خواہش ہے کہ ہمارا ربوہ ایک باغ بن جانا چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 24 نومبر 1972ء۔ الفضل 24 جنوری 1973ء)

ہر گھر میں تین پھلدار پودے لگائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

’’ربوہ میں ایک مہم چلائیں کہ ہر گھر میں خواہ وہ چھوٹا ہی ہو پھل والے کم از کم تین پودے ضرور لگائیں۔ امرود، کینو اور ایک کوئی اور پھل والا پودا۔ اس سے وہ غریب طبقہ جو خرید کر پھل کھانے کی طاقت نہیں رکھتا وہ اپنے گھر میں تیارشدہ پودوں سے پھل حاصل کر کے کسی حد تک اس کمی کو پورا کر سکے گا۔‘‘

(روزنامہ الفضل 19 مارچ 1996ء)

قادیان اور ربوہ کے لئے خصوصی تحریک

قادیان اور ربوہ سمیت تمام احمدی آبادی کو خصوصیت سے صفائی کی طرف متوجہ کرتے ہوئے حضور نے خطبہ جمعہ 23؍اپریل 2004ء میں فرمایا:

ربوہ میں، جہاں تقریباً 98 فیصد احمدی آبادی ہے، ایک صاف ستھرا ماحول نظر آنا چاہئے۔ اب ماشاءاللہ تزئین ربوہ کمیٹی کی طرف سے کافی کوشش کی گئی ہے۔ ربوہ کو سرسبز بنایا جائے اور بنا بھی رہے ہیں۔ کافی پودے، درخت گھاس وغیرہ سڑکوں کے کنارے لگائے گئے ہیں اور نظر بھی آتے ہیں۔ اکثر آنے والے ذکر کرتے ہیں اور کافی تعریف کرتے ہیں۔ کافی سبزہ ربوہ میں نظر آتا ہے۔ لیکن اگر شہر کے لوگوں میں یہ حس پیدا نہ ہوئی کہ ہم نے نہ صرف ان پودوں کی حفاظت کرنی ہے بلکہ ارد گرد کے ماحول کو بھی صاف رکھنا ہے تو پھر ایک طرف تو سبزہ نظر آ رہا ہو گا

اور دوسری طرف کوڑے کے ڈھیروں سے بدبو کے بھبھاکے اٹھ رہے ہوں گے۔ اس لئے اہل ربوہ خاص توجہ دیتے ہوئے اپنے گھروں کے سامنے نالیوں کی صفائی کا بھی اہتمام کریں اور گھروں کے ماحول میں بھی کوڑا کرکٹ سے جگہ کو صاف کرنے کا بھی انتظام کریں۔ تا کہ کبھی کسی راہ چلنے والے کو اس طرح نہ چلنا پڑے کہ گند سے بچنے کے لئے سنبھال سنبھال کر قدم رکھ رہا ہو اور ناک پر رومال ہو کہ بو آرہی ہے۔ اب اگر جلسے نہیں ہوتے تو یہ مطلب نہیں کہ ربوہ صاف نہ ہو بلکہ جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا تھا کہ دلہن کی طرح سجا کے رکھو۔ یہ سجاوٹ اب مستقل رہنی چاہئے۔ مشاورت کے دنوں میں ربوہ کی بعض سڑکوں کو سجایا گیا تھا۔ تزئین ربوہ والوں نے اس کی تصویریں بھیجی ہیں، بہت خوبصورت سجایا گیا لیکن ربوہ کا اب ہر چوک اس طرح سجنا چاہئے تا کہ احساس ہو کہ ہاں ربوہ میں صفائی اور خوبصورتی کی طرف توجہ دی گئی ہے اور ہر گھر کے سامنے صفائی کا ایک اعلیٰ معیار نظر آنا چاہئے اور یہ کام صرف تزئین کمیٹی نہیں کرسکتی بلکہ ہر شہری کو اس طرف توجہ دینی ہوگی۔

اسی طرح قادیان میں بھی احمدی گھروں کے اندر اور باہر صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ ایک واضح فرق نظر آنا چاہئے۔ گزرنے والے کو پتہ چلے کہ اب وہ احمدی محلے یا احمدی گھر کے سامنے سے گزر رہا ہے۔ اس وقت تو مجھے پتہ نہیں کہ کیا معیار ہے، 91ء میں جب میں گیا ہوں تو اس وقت شاید اس لئے کہ لوگوں کا رش زیادہ تھا، کافی مہمان بھی آئے ہوئے تھے لگتا تھا کہ ضرورت ہے اس طرف توجہ دی جائے اور میرے خیال میں اب بھی ضرورت ہوگی۔ اس طرف خاص توجہ دیں اور صفائی کا خیال رکھیں اور جہاں بھی نئی عمارات بن رہی ہیں اور تنگ محلوں سے نکل کر جہاں بھی احمدی کھلی جگہوں پر اپنے گھر بنا رہے ہیں وہاں صاف ستھرا بھی رکھیں اور سبزے بھی لگائیں، درخت پودے گھاس وغیرہ لگنا چاہئے اور یہ صرف قادیان ہی کے لئے نہیں ہے بلکہ اور جماعتی عمارات ہیں ان میں خدام الاحمدیہ کو خاص طور پر توجہ دینی چاہئے کہ وہ وقار عمل کر کے ان جماعتی عمارات کے ماحول کو بھی صاف رکھیں اور وہاں پھول پودے لگانے کا بھی انتظام کریں اور صرف قادیان میں نہیں بلکہ دنیا میں ہر جگہ جہاں بھی جماعتی عمارات ہیں ان کے اردگرد خاص طور پر صفائی اور سبزہ اس طرح نظر آئے کہ ان کی اپنی ایک انفرادیت نظر آتی ہو۔ پہلے میں تیسری دنیا کی مثالیں دے چکا ہوں صرف یہ حال وہاں کا نہیں بلکہ یہاں یورپ میں بھی میں نے دیکھا ہے، جن گھروں میں بھی گیا ہوں پہلے کبھی یا اب، کہ جو بھی چھوٹے چھوٹے آگے پیچھے صحن ہوتے ہیں ان کی کیاریوں میں یا گھاس ہوتا ہے یا گند پڑا ہوتا ہے۔ کوئی توجہ یہاں بھی اکثر گھروں میں نہیں ہو رہی، چھوٹے چھوٹے صحن ہیں کیاریاں ہیں، چھوٹے سے گھاس کے لان ہیں اگر ذرا سی محنت کریں اور ہفتے میں ایک دن بھی دیں تو اپنے گھروں کے ماحول کو خوبصورت کر سکتے ہیں۔ جس سے ہمسایوں کے ماحول پہ بھی خوشگوار اثر ہوگا اور آپ کے ماحول میں بھی خوشگوار اثر ہوگا اور پھر آپ کو لوگ کہیں گے کہ ہاں یہ لوگ ذرا منفرد طبیعت کے لوگ ہیں، عام جو ایشینز (Asians) کے خلاف ایک خیال اور تصور گندگی کا پایا جاتا ہے وہ دور ہوگا۔ مقامی لوگوں میں کچھ نہ کچھ پھر بھی شوق ہے وہ اپنے پودوں کی طرف توجہ دیتے ہیں جبکہ ہمارے گھر کا ماحول ان لوگوں سے زیادہ صاف ستھرا اور خوشگوار نظر آنا چاہئے اور یہاں تو موسم بھی ایسا ہے کہ ذرا سی محنت سے کافی خوبصورتی پیدا کی جاسکتی ہے۔

(الفضل 20 جولائی 2004ء)

ربوہ کے بچوں کو حضور انور کا پہلا پیغام

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شجرکاری سے متعلق ربوہ کے بچوں کے نام اپنے ایک خصوصی پیغام میں 7 جون 2003ء کو فرمایا:

’’حضرت مصلح موعودؓ کی خواہش تھی کہ میں نے رویا میں دیکھا تھا۔ ربوہ کی زمین کے متعلق کہ باقی جگہ تو یہی لگتی ہے لیکن یہاں سبزہ نہیں ہے، Greenery نہیں ہے وہ امید ہے ان شاء اللہ ہو جائے گی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بارے میں ربوہ کے لوگ بہت کوشش کر رہے ہیں، خاص طور پر اطفال اور خدام نے بہت کوشش کی ہے انہوں نے وقار عمل کر کے، ربوہ کو آباد کرنے کی کوشش کی ہے۔ لوگ آ کے حیران ہوتے ہیں۔ آپ جیسی چھوٹی عمر کے بچوں نے وقار عمل کر کے وہاں پودے لگائے ہیں اور ان کو سنبھالا ہے۔ تو اب میری بچوں سے یہی درخواست ہے یہی میں کہوں گا یہی نصیحت ہے کہ جو پودے آپ نے لگائے ہیں ان کی حفاظت کریں اور مزید پودے لگائیں۔ درخت لگائیں پھولوں کی کیاریاں بنائیں اور ربوہ کو اس طرح سرسبز اور Green Lush (شاداب) کر دیں جس طرح حضرت مصلح موعودؓ کی خواہش تھی۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں ان پر عمل کریں ایک تو یہ کہ ربوہ کے ماحول کو سرسبز کریں گے تو ماحول پر ایک خوشگوار اثر ہوگا۔ عمومی طور پر لوگوں کی توجہ ہوگی اور ایک نمونہ نظر آئے گا کہ یہاں کے بچے اور بڑے محنت سے اس شہر کو آباد کر رہے ہیں۔ جبکہ پاکستان میں باقی جگہوں پہ جب تک حکومت مدد نہ کرے کوئی اتنا سبزہ نہیں کرسکتا۔ بلکہ باوجود مدد کے بھی نہیں کرسکتا‘‘۔

(الفضل 10 جون 2003ء)

انصر رضا۔ واقفِ زندگی کینیڈا

کیا صرف کتاب ہدایت دے سکتی ہے؟

ہمارے زمانے میں بعض لوگ یہ نکتہ اٹھاتے ہیں کہ ہمیں قرآن کریم جیسی اکمل کتاب کی موجودگی میں کسی پیغمبر اور ہادی کی ضرورت نہیں اور اب ہم اپنی تمام ضروریات اسی کتاب سے پوری کر سکتے ہیں۔ اس دعویٰ کے برعکس قرآن کریم کتاب اور استاد کو ایک دوسرے کیلئے لازم وملزوم ٹھہراتا ہے۔ سورہ ابراہیم کی مندرجہ ذیل آیت میں کہا گیا ہے کہ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لانا رسول کا کام ہے جو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ کتاب کی مدد سے کرتا ہے:

الٓرٰ ۟ کِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰہُ اِلَیۡکَ لِتُخۡرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ۬ۙ بِاِذۡنِ رَبِّہِمۡ اِلٰی صِرَاطِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَمِیۡدِ ۙ﴿۲﴾

(ابراہیم: 2)

الف لام را۔ یہ ایک کتاب ہے جو ہم نے تیری طرف اتاری ہے تا کہ تو لوگوں کو ان کے رب کے حکم سے اندھیروں سے نور کی طرف نکالتے ہوئے اس راستہ پر ڈال دے جو کامل غلبہ والے (اور) صاحب حمد کا راستہ ہے۔

یہ دعویٰ کرنا کہ ہم خود کتاب پڑھ کر ہدایت پاسکتے ہیں منکرین کا شیوہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہماری عبرت اور نصیحت کیلئے نقل کیا ہے۔ گویا ان کے نزدیک نبی کی حیثیت ایک ڈاکیہ سے زیادہ نہیں جس کا کام صرف کتاب پہنچانا ہے۔ سورہ بنی اسرائیل کی مندرجہ ذیل آیت میں کفّار مکّہ کے نبی اکرم ﷺ سے جو مطالبات اللہ تعالیٰ نے بیان کئے ہیں ان میں ایک مطالبہ یہ بھی تھا کہ آپؐ آسمان پر جا کر ہمارے لئے ایک کتاب لے آئیں جسے ہم پڑھیں۔

اَوۡ یَکُوۡنَ لَکَ بَیۡتٌ مِّنۡ زُخۡرُفٍ اَوۡ تَرۡقٰی فِی السَّمَآءِ ؕ وَ لَنۡ نُّؤۡمِنَ لِرُقِیِّکَ حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَیۡنَا کِتٰبًا نَّقۡرَؤُہٗ ؕ قُلۡ سُبۡحَانَ رَبِّیۡ ہَلۡ کُنۡتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوۡلًا ﴿۹۴﴾

(بنی اسرائیل:94)

یا تیرے لئے سونے کا کوئی گھر ہو یا تو آسمان میں چڑھ جائے۔ مگر ہم تیرے چڑھنے پر بھی ہرگز ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ تو ہم پر ایسی کتاب اتارے جسے ہم پڑھ سکیں۔ تو کہہ دے کہ میرا رب (ان باتوں سے) پاک ہے (اور) میں تو ایک بشر رسول کے سوا کچھ نہیں۔

اس آیت کریمہ میں لفظ ’’نَقۡرَؤُہٗ‘‘ بڑا غور طلب ہے۔ اس لفظ کا مطلب ہے ’’ہم پڑھیں‘‘۔ یعنی آپؐ کتاب لا کر ہمارے حوالے کر دیں اسے پڑھنے اور سمجھنے کا کام ہم خود ہی کرلیں گے۔

کفّار مکّہ کے اس مطالبہ اور استاد کی ضرورت کے انکار کے خیال کے برعکس اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیت کریمہ میں بیان فرمایا کہ نبی صرف کتاب کی صورت میں پیغام لانے والا ہی نہیں ہوتا بلکہ اس کی تلاوت کرنے والا اور اس کی تعلیم اور حکمت سکھانے والا اور اس کے ذریعے لوگوں کے نفوس کی پاکیزگی کرنے والا بھی ہوتا ہے۔ اس بناء پر کتاب کے ساتھ ساتھ ایک معلّم ربّانی کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

ہُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیۡہِمۡ وَ یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ ٭ وَ اِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۙ﴿۳﴾

(الجمعۃ: 3)

وہی ہے جس نے امّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔

دنیاوی زندگی میں بھی یہ عام مشاہدہ کی بات ہے کہ میڈیکل، انجینئرنگ، قانون اور کمپیوٹر سائنس سمیت کسی بھی شعبہ کی محض کتابیں پڑھ لینے سے کوئی بھی انسان اس شعبہ اور پیشہ کا ماہر نہیں بن سکتا بلکہ اس کیلئے اسے باقاعدہ استاد سے علم سیکھنا پڑتا ہے جو نہ صرف ان کتابوں کے مشکل مقامات حل کرتا ہے بلکہ اپنے تجربہ سے اپنے شاگردوں کو مستفیض کرتے ہوئے انہیں وہ باتیں بھی سکھاتا ہے جو کتابوں میں نہیں لکھی ہوتیں اور محض تجربہ اور عمیق مشاہدہ سے ہی حاصل کی جاسکتی ہیں۔ اگر دنیاوی علوم کا یہ حال ہے تو آسمانی اور روحانی علوم استاد کے بغیر کیسے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ ایک صوفی شاعر میاں محمد بخش صاحب نے کیا خوب کہا ہے:

بنا مرشداں راہ نہ ہتھ آوندی
بنا دودھ نہ رجھدی کھیر میاں

ترجمہ و کمپوزنگ: ابو اثمار اٹھوال

This week with Huzur

8 اکتوبر 2021ء

(قسط دوم)

اس ہفتے مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے 2 آن لائن ملاقاتوں کا شرف حاصل ہوا۔ طلباء کینیڈا کی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ آن لائن دوسری ملاقات کا بقیہ پیش کیا جا رہا ہے۔

ایک خادم نے عرض کیا کہ حضور! میں پوسٹ گریجویٹ کا طالب علم ہوں۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ کس طرح ایک طالب علم خلافت، فیملی، تعلیم اور ذہنی و جسمانی صحت کے حوالے سے اپنی ذمہ داریوں کو بہتر رنگ میں ادا کر سکتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ کا سوال یہ ہونا چاہیے کہ کس طرح ہم خدا تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ ذمہ داریوں کو بہتر طریقے سے ادا کر سکتے ہیں؟

اس کے بعد فرمایا: اگر آپ خدا تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ ذمہ داریوں کو بہتر طریقے سے ادا کریں گے تو اس کا آخری نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ خلافت کی طرف سے عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو بھی ادا کر رہے ہوں گے۔ خلیفہ کیا کہتا ہے؟ یہی کہ آپ اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کریں۔ آپ خدا تعالیٰ سے قُرب پیدا کریں۔ پنجگانہ نماز ادا کریں۔ قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کریں۔ قرآن میں موجود خدا تعالیٰ کے احکامات کو ڈھونڈیں اور پھر ان پر عمل کریں۔ قرآن کریم میں کون سے do›s and don›ts ہیں۔ کون سے کام کرنے والے ہیں اور کون سے کام ہیں جن سے بچنا چاہیے۔ یہ ہیں آپ کی ذمہ داریاں۔ دوسرے آپ کی تعلیم ہے۔ جب تک آپ طالب علم ہیں آپ کو محنت کرنا ہوگی۔ اپنے تعلیمی معیار میں کمال حاصل کریں۔ اس کے لیے آپ کو خوب محنت کرنا ہوگی۔ ایک اچھا روسی طالب علم دن میں 12 سے 13 گھنٹے پڑھائی کرتا ہے۔ کیا آپ بھی اسقدر وقت اپنی پڑھائی میں گزارتے ہیں؟ اگر نہیں۔ تو اس کا مطلب ہے کہ اس میں ابھی خلا ہے۔ آپ کو یہ خلا پُر کرنا ہوگا۔ وہ طالب علم جو عمدہ کارکردگی دکھاتے ہیں وہ 12 سے 14 گھنٹے پڑھائی کرتے ہیں۔ آپ کو اپنا جائزہ لینا ہوگا کہ کیا آپ اتنی پڑھائی کرتے ہیں؟ اگر نہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ اس کا حق ادا نہیں کر رہے۔ پنجگانہ نماز پر آپ کے 2 گھنٹے لگتے ہیں اور اگر آپ نوافل بھی ادا کر رہے ہیں تو مزید ایک گھنٹہ یا 45 منٹ۔ پس یہ تقریباً 3 گھنٹے بنتے ہیں۔ آپ کے جسم کا بھی آپ پر حق ہے اور وہ یہ کہ آپ کو کم از کم 6 گھنٹے ضرور آرام کرنا چاہیے۔ اس کا مطلب ہے کہ 6 جمع 3 نماز کے لیے ٹوٹل 9 گھنٹے بنتے ہیں۔ اگر آپ 3 گھنٹے نمازیں پڑھ رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے احکامات بھی بجا لا رہے ہیں۔ اور اگر آپ 10 گھنٹے یا 11 گھنٹے پڑھائی کر رہے ہیں تو تب بھی یہ ایک Non believer کے 14 گھنٹے پڑھائی کے برابر بنتا ہے۔ یہاں سے آپ 3 گھنٹے بچا لیں گے۔ پس 9 گھنٹے جمع 10 گھنٹے انیس گھنٹے اور ڈیڑھ گھنٹہ کھانے پینے کے لیے۔ 21 گھنٹے اور 30 منٹ ہو گئے۔ اور ایک گھنٹہ کھیل یا دوسری کسی تفریح کے لیے۔ اور پھر کچھ وقت اپنی فیملی کے ساتھ گپ شپ کے لیے۔ ایک گھنٹہ کافی ہوگا۔ تو یہ 22 گھنٹے اور 30 منٹ ہو گئے۔ پھر اپنے علم کو بڑھانے کے لیے، جنرل نالج کے لیے ایک گھنٹہ یا 30 منٹ۔ پس اس طرح آپ اپنے وقت کو Manage کر سکتے ہیں۔ اگر آپ اپنے وقت کو اس طرح Manage کریں گے کہ آپ اپنی تعلیم میں بھی excel کریں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ فرائض کی بھی انجام دہی کریں گے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ خلافت، مذہب، جماعت اور weekends پر جماعت کے لیے یعنی خدام الاحمدیہ کے کاموں کے لیے بھی کچھ وقت نکال لیں گے۔ weekends پر اپنی فیملی کے لیے بھی کچھ وقت نکالیں۔ پس پانچ Working days کے لیے اور weekends کے لیے الگ الگ پلان بنائیں۔ اس طرح سے آپ اپنے وقت کو بھی بہتر Manage کر سکتے ہیں اور انصاف کر سکتے ہیں۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ حضور! کیا اپنے کسی قریبی عزیز و رشتہ دار کو رقم دینا صدقہ کہلا سکتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر آپ کوئی رقم صدقہ کی نیت سے بھجوا رہے ہیں تو وہ صدقہ ہوگا اور اگر آپ کی یہ نیت ہے کہ وہ رقم جو آپ اپنے کسی عزیز یا دوست کو بھجوا رہے ہیں یہ صدقہ نہیں بلکہ گفٹ ہے تو وہ گفٹ ہوگا۔ ''انما الاعمال بالنیات'' عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں گوشت لایا۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ آپ یہ کہاں سے لائے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ کسی نے اسے بطور صدقہ بھیجا ہے جبکہ صدقہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی فیملی کے لیے حلال نہیں ہے۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے لیے تو صدقہ ہے لیکن جب آپ اسے میرے پاس لائے ہیں تو آپ مجھے صدقہ نہیں دے رہے بلکہ اسے میرے کھانے کے لیے بطور گفٹ لائے ہو۔ اس لحاظ سے میرے لیے تو یہ گفٹ ہوگا اور میں اسے کھا سکتا ہوں تو یہ سب آپ کی نیت پر موقوف ہے۔ آپ کو فراخ دل ہونا چاہیے۔ آپ اپنے عزیز و اقارب کو صدقہ کیوں دے رہے ہو؟ اگر آپ ان کو کچھ دینا چاہتے ہیں تو بطور گفٹ دے سکتے ہو۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ حضور! ہم خدام عہد کرتے ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ لیکن جب ہم جماعت کا کام کرتے ہیں تو بعض دفعہ ایسا لمحہ بھی آتا ہے جب جماعت اور سکول کے کام کو بیلنس رکھنا مشکل ہو جاتا ہے تو ایسی صورت میں جماعت یا سکول میں سے کس کا انتخاب کرنا چاہیے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: جب تک آپ طالب علم ہیں تب تک اپنا زیادہ تر وقت تعلیم کو دیں اور weekends جماعت کو دیں۔ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد موجودہ صورت حال کے مقابل آپ جماعت کے لیے زیادہ نفع مند اور سود مند ہوں گے۔ اپنے علم کو بڑھائیں۔ تعلیم میں کمال حاصل کریں کیونکہ تکمیلِ تعلیم کے بعد آپ جماعت کے زیادہ کام کر سکتے ہیں۔ فی الحال تعلیم کے ساتھ پورا انصاف کریں اور اس کے بعد اگر ہفتے کے نارمل دنوں میں سے کچھ وقت بچ جائے تو جماعتی کام کر سکتے ہیں۔ ورنہ کم از کم اپنے weekends جماعتی کاموں کے لیے دیں۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ تعلیم حاصل کرنے کے نام پر اِدھر اُدھر گپ شپ میں، انٹرنیٹ پر فضول چیزیں دیکھنے میں، پورنوگرافی میں اپنا وقت ضائع کرتے پھریں۔ اس لیے کہ میں کاموں بہت مصروف ہوں۔ اس sense میں آپ کی مصروفیت مراد نہیں ہے۔ آپ کو ایمانداری سے اپنا جائزہ لینا ہوگا کہ کیا یہ تعلیم کی غرض سے ہے؟ اگر ہے تو ٹھیک اور پھر دوسری ترجیح جماعت ہوگی۔ اس کے ساتھ ساتھ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا یہ بھی مطلب ہے کہ اگر کوئی شخص آپ کو پنج وقتہ نماز پڑھنے سے منع کرے تو آپ کہو کہ نہیں۔ میں یہ نہیں کر سکتا۔ میں نمازیں نہیں چھوڑ سکتا۔ یونیورسٹی میں پڑھتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے سے یہ بھی مراد ہے کہ جب بھی نماز کا وقت آئے تو خواہ ظہر کا وقت ہو یا عصر کا۔ نماز ادا کریں اور اس کے بعد دوبارہ اپنی سٹڈی شروع کر دیں۔ تو اس وقت کے لحاظ سے اس کا یہ مطلب ہے کہ آپ پر جو خدا تعالیٰ کا حق ہے وہ ادا کریں اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم پنجگانہ نماز اپنے وقت پر ادا کرو اور اگر ممکن ہو تو باجماعت نماز ادا کرو۔ لیکن چونکہ یونیورسٹی میں آپ باجماعت نماز ادا نہیں کر سکتے سوائے اس کے کہ آپ چار، پانچ طالب علم ہوں تو پھر آپ باجماعت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ جب نماز کا وقت آئے تو اپنے پروفیسر سے پہلے اجازت لے لیں کہ یہ میری نماز کا وقت ہے اگر آپ مجھے دس منٹ اجازت دیں تو میں نماز ادا کر لوں۔ اور پھر اپنی ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کریں اور واپس آ کر اپنی سٹڈی کو دوبارہ شروع کریں۔ فی الحال اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کبھی نماز کا وقت ہو تو نماز ادا کرو اور پھر دوبارہ اپنی پڑھائی جاری رکھو۔ لیکن جہاں تک دوسرے جماعتی کاموں کا تعلق ہے تو ان کاموں کے

بقیہ صفحہ 11 پر

منور علی شاہد (جرمنی)

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی چند پرانی اور تاریخی تعزیتی قرار دادیں

منور علی شاہد (جرمنی) مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی یہ ابتداء ہی سے یہ روایت رہی ہے کہ اس نے سلسلہ کے جید بزرگان کی ناگہانی وفات پر قرار دادوں کے ذریعے ان کے اہل خانہ اور سلسلہ کے ساتھ گہری تعزیت کی اور ان کی دینی، علمی اور قلمی خدمات کا تذکرہ کیا۔ اس کا اندازہ مجلس کی ان پرانی تعزیتی قرار دادوں سے ہوتا ہے جو جماعتی جرائد و اخبارات میں شائع شدہ ہیں اور کچھ پرانے ریکارڈ کے صفحات پر بھی موجود ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی ابتدائی دور کی کچھ منظور شدہ تعزیتی قرار دادیں ماہنامہ خالد اور دیگر ریکارڈ سے نظر سے گزری تھیں جو کہ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی تاریخ کا حصہ ہیں۔

قرار داد تعزیت برموقع وفات حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب

مکرمی محترمی نائب صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا اجلاس بعد نماز جمعہ مسجد دہلی دروازہ میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا جو آپ کی خدمت میں ارسال خدمت ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا یہ اجلاس حضرت مولانا عبد الرحیم درد صاحب کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ درد صاحب مرحوم سلسلہ کے پرانے خادم تھے اور ہر دم سلسلہ کے لئے قربانی کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ مجلس دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہم سب کو توفیق دے کہ ہم بھی حضرت درد صاحب کے نقش قدم پر چل کر دین کی بیش از بیش خدمت کرسکیں۔

والسلام

محمود احمد قریشی، معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

(ماہنامہ خالد جنوری 1956ء)

قرار داد تعزیت برموقع وفات حضرت مفتی محمد صادق صاحب

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ لاہور نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی وفات پر درج ذیل قرار داد منظور کی ہے:

’’حضرت مفتی محمد صادق صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے وہ محب صادق تھے جنہوں نے اپنی ساری زندگی انتہائی اخلاص اور وفاداری کے ساتھ مسیح پاک، حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ، حضرت مصلح موعودؓ کے قدموں میں گزاردی اور اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کے سلسلہ میں وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جو احمدیت کی تاریخ میں ہمیشہ زریں الفاظ میں لکھے جائیں گے۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی مجلس حضرت مسیح موعودؑ کے اس عاشق صادق کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتی ہے اور دست بدعا ہے کہ خدا تعالیٰ حضرت مفتی مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم بھی حضرت مفتی صادق صاحب کے نقش قدم پر چل کر دین کی راہ میں ہر قسم کی قربانیاں پیش کرسکیں۔ آمین یَا رَبَّ الۡعَالَمِیۡنَ۔

محمود احمد میرزا

برائے معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

(ماہنامہ خالد مارچ 1957ء)

مولوی فرزند علی صاحب (نائب ناظر بیت المال) کی وفات پر قرار داد تعزیت

ناظمین مجلس خدالاحمدیہ لاہور کا یہ اجلاس مولوی فرزند علی صاحب (نائب ناظر بیت المال) کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ اور ان قربانیوں کو جو انہوں نے سلسلہ کی خاطر کیں انتہائی رشک کی نگاہ سے دیکھتا ہے، نیز دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور ہمیں بھی خان صاحب مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے کہ سلسلہ کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں پیش کریں۔ آمین یَا رَبَّ الۡعَالَمِیۡنَ۔

(ماہنامہ خالد جولائی 59)

برموقع وفات بانی تنظیم ’’مجلس خدام الاحمدیہ‘‘ و’’اطفال الاحمدیہ‘‘ قرار دار تعزیت

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا ایک خصوصی اجلاس 21 نومبر 1965ء کو منعقد ہوا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، بانی تنظیم ’’مجلس خدام الاحمدیہ‘‘ و’’اطفال الاحمدیہ‘‘ کی وفات پر قرار داز تعزیت منظور کی گئی۔

قرار داد کا متن درج ذیل ہے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

’’مجلس خدالاحمدیہ لاہور کا یہ اجلاس اپنے نہایت مشفق و محب آقا حضرت اقدس امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے وصال پر شدید رنج وغم اور گہرے کرب کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہم سب راضی ہیں اور یہ عرض کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا نیک وجود آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کی بشارتوں کا مصداق تھا اور ہم نے حضور کی 52 سالہ خلافت میں ان تمام پیشگوئیوں کو پورے ہوتے دیکھا جو کہ ’’مصلح موعود‘‘ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے آپ کی پیدائش سے قبل فرمائی تھیں۔

ہم نے آپ کے وجود باجود میں بے شمار معجزات دیکھے اور تائیدات خداوندی کا مشاہدہ کیا۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی تنظیم کو جس طریق سے مستحکم ومضبوط کیا اور اس کو صراط مستقیم پر چلایا وہ رہتی دنیا تک راہنمائی کا موجب ہوتا رہے گا۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ساری عمر جماعت کے غم اور بوجھ کو اپنے کندھے پر اٹھایا اور ہر فرد جماعت سے محبت، شفقت اور رحمت کا بے مثال سلوک فرمایا۔ ایسے عظیم الشان وجود سے محرومی کا صدمہ ناقابل برداشت ہے۔

اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ صبر جمیل عطا فرمائے۔

اگرچہ ہم سب اس غم میں برابر کے شریک ہیں تاہم خاندان اقدس حضرت مسیح موعودؑ خصوصی تعزیت کے مستحق ہیں۔ پس ہم انتہائی خلوص اور دردمندی کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، حضرت سیدہ ام متین صاحبہ اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نیز آپ کے جملہ صاحبزدگان و دختران اور تمام دیگر خاندان کے ساتھ تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

بالآخر ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کے کام کو ہمیشہ زندہ رکھے اور ان کے درجات کو بلند سے بلند تر کرتا چلا جاوے اور تمام روحانی اور جسمانی اولاد کو آپ کے مبارک نقش قدم پر تاقیامت چلنے کی توفیق عطا فرماوے‘‘۔

ہم ہیں اراکین مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

21نومبر 1965ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے اظہار وفاداری اور تعزیت کی قرار داد

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے اپنے اجلاس منعقدہ 21نومبر 1965ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے اظہار وفاداری کے طور پر درج ذیل ریزولیوشن پاس کیا:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا یہ اجلاس حضرت سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث سے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کے وجود باوجود سے محرومی پر اپنے دلی رنج وغم اور گہرے کرب کا و ملال کا اظہار کرتا ہے وہاں قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث کی عطا آپ کی ذات میں پوری ہونے پر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجالاتا ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی مندرجہ ’’الوصیت‘‘ کے پورا ہونے پر یہ اقرار کرتے ہیں کہ ہمارے ایمان اس واقعہ سے پہلے سے بھی زیادہ مضبوط ہوئے ہیں۔ اور ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ آپ کی طرف سے جاری ہونے والے تمام احکام کی دل وجان سے تعمیل کریں گے۔ اور جن مقاصد کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مجلس خدام الاحمدیہ کو قائم فرمایا تھا ان کو پورا کرنے میں ہمیشہ کوشاں رہیں گے۔ نیز خلافت احمدیہ کو قائم رکھنے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ‘‘۔

ہم ہیں اراکین مجلس خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، لاہور

مؤرخہ 21نومبر 1965ء

نوٹ اس قرار داد کے جواب میں صاحبزادہ میاں رفیع احمد صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر اور مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی جانب سے جوابات بھی مجلس کو وصول ہوئے تھے۔

مکرم محمد شفیق قیصر صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اچانک وفات پر مجلس کی تعزیتی قرار داد

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہو کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس منعقدہ 28 مارچ 1979ء اپنے نائب صدر محترم محمد شفیق قیصر صاحب کی اچانک وفات پر گہرے رنج اور تاسف کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم سلسلہ کے بے نفس اور انتہائی مخلص کارکن تھے۔ نہایت خلیق، ملنسار اور صاحب عزم تھے۔ تحریک

جدید اور خدام الاحمدیہ کے جلیل القدر عہدوں پر فائز ہونے کا باوجود بے حد منکسر المزاج واقع ہوئے تھے۔ انہوں نے بچپن میں ہی اپنی زندگی خدا کے لئے وقف کر دی تھی اور تادم آخر خدا تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد پر بشاشت قلب کے ساتھ قائم رہے۔ اب بھی خدمت سلسلہ کے دوران انہوں نے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کی۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

محترم محمد شفیق قیصر صاحب سلسلہ کے فدائی اور خلافت کے عاشق اور شیدائی تھے۔ ان کا ہر وصف ان کی عام گفتگو سے بھی ہر لحظہ ظاہر ہوتا رہتا تھا۔

ہم قائدین خدام الاحمدیہ لاہور شہر و ضلع اور اراکین مجلس عاملہ ضلع لاہور اس حادثہ جانکاہ پر دلی ہمدردی اور گہرے رنج کے جذبات کے ساتھ حضور خلیفہ وقت اور محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خدمت میں اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم ان کے ضعیف والدین اور غمزدہ اہلیہ اور انکے بچوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ غم ان کا نہیں ہمارا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ خدا کا قرب ان کو حاصل ہو اور جنت میں محمد ﷺ کے قدموں میں ان کی جگہ ہو اَللّٰھُمَّ آمین۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ہم ہیں اراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

(ماہنامہ خالد اکتوبر 1979ء)

محترم قاضی نذیر صاحب لائل پوری کی وفات پر قرار داد تعزیت

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کا یہ اجلاس جماعت کی نہایت ہی قابل احترام شخصیت حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری کے افسوسناک سانحہ ارتحال پر دلی صدمہ اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ آپ 17 ستمبر 1980ء کی شام ایک لمبی بیماری کے بعد راہی ملک بقا ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔

محترم قاضی صاحب ہماری جماعت کے جید عالم، بہترین مصنف، اعلیٰ درجہ کے محقق اور علوم دینی میں کامل دسترس رکھنے والے بزرگ تھے۔ فن مناظرہ میں تو آپ کو یدطولیٰ حاصل تھا اور مخالف کو لاجواب کئے بغیر دم نہ لیتے تھے۔ آپ پچاس کے قریب کتابوں کے مصنف بھی تھے۔ بلاشبہ آپ کی وفات ایک بڑا نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کو پورا کرے۔ آمین

ہم اراکین مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ضلع لاہور اپنے اس عظیم بزرگ کی وفات پر دل گرفتہ ہیں اور ہم اپنی طرف سے اور لاہور شہر کے تمام خدام کی طرف سے محترم قاضی صاحب کے جملہ لواحقین سے ہمدردی کے عمیق جذبات کے ساتھ اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس خلا کو پورا کرے جو قاضی صاحب کے جانے سے پیدا ہوا ہے اور ان کی اہلیہ، انکے بچوں اور دیگر عزیزوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمیشہ ان کا حامی و ناصر ہو آمین۔

ہم ہیں اراکین مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

قرار داد تعزیت
بر موقع وفات مولانا عبد المالک صاحب

ریکارڈ سے جو متن ملا تھا اس کے مطابق۔۔۔سلسلہ احمدیہ کے انتہائی مخلص، قدیمی خادم، جید عالم اور مجاہد فی سبیل اللہ حضرت مولانا عبد المالک خان صاحب کے اچانک انتقال پر ملال پر مجلس عاملہ ضلع کی طرف سے غیر معمولی اجلاس میں ایک قرار داد پاس کی گئی جس کی نقول حضور (خلیفہ وقت)، ڈاکٹر لطیف قریشی صاحب، مکرم عبد الرب انور صاحب، نظارت اصلاح و ارشاد، بیگم صاحبہ حضرت مولانا صاحب، الفضل اور ماہنامہ خالد کو ارسال کی گئیں۔

(ضلعی ریکارڈ)

قرار داد تعزیت مولوی محمد صاحب امیر جماعت ہائے بنگلہ دیش

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور محترم مولوی محمد صاحب امیر جماعت ہائے بنگلہ دیش کی وفات (5 اکتوبر 1987ء) پر دلی غم اور تعزیت کا اظہار کرتی ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔

آپ کی دینی اور علمی خدمات اور سلسلہ کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی متعدد کتب کا بنگلہ زبان میں ترجمہ بھی کیا، اسی طرح سے حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کبیر کی متعدد سورتوں کا بھی بنگلہ زبان میں ترجمہ کیا۔ آپ کی وفات ایک جماعتی صدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ محترم مولانا صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کی اولاد کو صبر جمیل سے نوازے۔

ہم ہیں اراکین مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور و قائدین شہر و ضلع لاہور

قرار داد وفات بیگم سیدہ آصفہ صاحب حرم حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ

قرار داد کا متن دستیاب نہ تھا لیکن شعبہ اعتماد کے ریکارڈ کے مطابق، مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی طرف سے بیگم آصفہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات پر فوری طور پر ایک قرار داد تعزیت پاس کر کے بذریعہ فیکس حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں لندن بھیجی گئی۔ مجالس ہائے خدام الاحمدیہ لاہور کی طرف سے بھی قرار دادیں پاس کی گئیں تھیں۔

قرار داد تعزیت بموقع وفات صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ پاکستان

اس قرار داد کا متن بھی دستیاب نہیں ہوسکا لیکن ریکارڈ کے مطابق محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ پاکستان کی وفات پر مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی طرف سے ایک قرار داد تعزیت خصوصی اجلاس میں پاس کر کے مرکز ارسال کی گئی، جس کے جواب میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ) کی طرف سے جو جواب وصول ہوا تھا، اس کا متن درج ذیل ہے:

بخدمت مکرم محترم ممبران مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات پر آپ کی طرف سے تعزیت پر مبنی خط وصول ہوا جَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَآء۔ آپ نے جس خلوص، محبت اور دلی جذبہ کے ساتھ حضرت میاں صاحب کی وفات پر اظہار تعزیت فرمایا ہے اور ہمارے ساتھ شریک غم ہوئے ہیں یہ باہمی اخوت اور ہمدردی کی بہترین مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی اعلیٰ سے اعلیٰ جزاء عطا فرمائے آمین

خدا تعالیٰ خود ہم لواحقین کے غم کو ہلکا کرے۔ ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے اور حضرت میاں صاحب کے وجود سے جو برکات وابستہ تھیں ان سے ہمیں محروم نہ کرے اور ہر آن محافظ و نگہبان ہو جائے آمین۔

بقیہ: This week with Hazoor...... از صفحہ 9

لیے اپنے weekends دیں۔ اپنی تعلیم پر زیادہ زور دیں۔ جہاں کہیں خدا تعالیٰ کے حقوق کی بات ہو تو وہاں کوئی سمجھوتہ نہیں۔

حضور انور! میرا سوال یہ ہے کہ کس طرح ہم اپنے چھوٹی عمر کے خدام کو ہائی سکول کی تعلیم کے بعد کام میں جانے کی بجائے post-secondary Education کے لیے convince کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: میں اور مجھ سے پہلے خلفاء بھی طالب علموں کو یہ بتاتے رہے ہیں کہ سیکنڈری سکول کی تعلیم کے بعد ان کو اپنی تعلیم چھوڑنی نہیں چاہیے بلکہ اپنی تعلیم کو جاری رکھنا چاہیے۔ اور کم از کم ان کو گریجویٹ ہونا چاہیے۔ اسی لیے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے طالب علموں کو گولڈ میڈل دینے کے پروگرامز بھی شروع کیے تھے اور آپ کی یہ خواہش تھی کہ ہمارے پاس کم از کم 100 نوبل پرائز ونرز اور ایک ہزار کے قریب ٹاپ سائنسدان ہونے چاہیے جو کہ ابھی تک ہمارے پاس نہیں ہیں۔ خدام الاحمدیہ میں امور طلباء کا شعبہ اور جماعت میں سیکرٹری تعلیم کا شعبہ اسی لیے بنایا گیا ہے تا کہ وہ طلباء کو encourage کریں کہ سیکنڈری سکول کی تعلیم کے بعد طالب علم یونیورسٹی میں جائیں اور اپنی تعلیم کو جاری رکھیں۔ اور اگر وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ریسرچ یا دوسرے سائنس مضامین یا کسی پروفیشنل فیلڈ مثلاً انجینئرنگ اور میڈیسن میں نہیں جاسکتے تو پھر بھی انہیں چاہیے کہ وہ مقابلے کے امتحان میں بیٹھیں اور سول سروس میں جائیں۔ اس طرح گورنمنٹ میں ہمارے پاس ایک بڑی تعداد سرکاری ملازمین کی ہو جائے گی۔ ہر ایک فیلڈ میں احمدی ہونا چاہیے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم ان کو encourage کریں۔ اسی لیے امور طلباء کا شعبہ بنایا گیا تھا تا کہ وہ طالب علموں کو encourage کریں۔ یہ والدین کا بھی کام ہے۔ اگر والدین پڑھے لکھے ہوں گے تو وہ اپنے بچوں کو کہیں گے کہ سیکنڈری سکول کی تعلیم کے بعد اپنی تعلیم جاری رکھیں۔ ایک احمدی طالب علم کو کم از کم گریجویٹ ہونا چاہیے اور اس کے بعد وہ مختلف فیلڈ منتخب کر سکتا ہے تو یہ آپ کی ڈیوٹی ہے۔ آپ جوان آدمی ہیں ان کو encourage کر سکتے ہیں۔

چھوٹی مگر سبق آموز بات

والدین کو نصیحت

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز والدین کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”بار بار میں والدین کو توجہ دلاتا ہوں کہ اپنے بچوں کے باہر کے ماحول پر نظر رکھا کریں اور گھر میں بھی بچوں کے جو پروگرام ہیں، جو ٹی وی پروگرام وہ دیکھتے ہیں یا انٹرنیٹ وغیرہ استعمال کرتے ہیں ان پر بھی نظر رکھیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13 دسمبر 2013ء بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن)

مرسلہ: بشریٰ نذیر آفتاب۔ سسکاٹون، کینیڈا

’’ربوہ، ربوہ ای اے‘‘ پر تعمیری تبصرے

- مکرمہ درثمین احمد۔ جرمنی سے لکھتی ہیں:

’’ربوہ، ربوہ ای اے‘‘ کے الفاظ میں محبوب آقا کی جس دلی محبت اور ربوہ سے اپنائیت کا اظہار ہوتا ہے وہ تو حقیقت میں وہی محسوس کر سکتے ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کے اکثر و پیشتر لمحات اس مبارک بستی میں گزارے ہیں۔ ہم جیسے تو بس ان ایمان افروز یادوں کی وادی میں آپ کے اس مضمون کی انگلی تھامے چلتے چلے گئے۔ کہیں چن آپ کا خوبصورت نظارہ کیا تو کہیں چن کی اوٹ کو بھی محسوس کیا۔ بچپن کی یادوں میں میری ایک حسین یاد یونیورسٹی باغ کہلاتا تھا۔ شاید وہاں امرودوں کے بہت سے درخت تھے جہاں سے ہم امرود خود توڑ کر کھایا کرتے تھے۔ پھر نانا جان کا گھر پرانے الفضل کے دفتر کے ساتھ ہوا کرتا تھا تو پکی نشانی ہوتی تھی کہ بالفرض محال اگر گنے کا خدشہ ہو تو اس نشانی کو بتا کر مطلوبہ پتے پر پہنچنا دشوار نہیں ہوتا تھا۔ اور ربوہ کی شدید گرمی میں ہونے والی پندرہ روزہ تعلیمی کلاسز جو کہ گرمیوں کی چھٹیوں میں پرانی بیرکس میں ہوا کرتیں تھیں وہ یاد آجاتیں ہیں۔ نانا جان کے گھر کی رونقیں اور نانی جان کی بہنوں کے قریب قریب گھر جہاں ہم کزنز مل کر جایا کرتی تھیں یا کبھی کسی کام سے جایا کرتی تھیں سب یاد آ گیا، اب تو سب بھولی بسری یاد بن چکا ہے مگر آپ کا شکریہ کہ آپ کی اس تحریر نے ہمیں اس نگری کی سیر کروادی جہاں کئی مبارک ہستیوں نے اپنی زندگی کے روز و شب بتائے ہیں۔ اب عمر کے اس دور میں جب انسان کو چیزوں کی اہمیت کا پہلے سے زیادہ ادراک اور شعور ہوتا ہے تو یہ محسوس ہو رہا ہے کہ بہت سا قیمتی وقت ناحق کھیل تماشے میں برباد ہو گیا۔ بہت سے ایسی صحبتیں تھیں جن سے ہم اپنی نادانستگی میں محروم رہ گئے اور اس طرح فیضیاب نہ ہو پائے جس طرح ہو سکتے تھے۔ بہرحال کہتے ہیں ناں گیا وقت ہاتھ نہیں آتا۔ اس لئے اب کوشش یہی ہوتی ہے کہ کسی ایسی صحبت سے محروم نہ رہیں۔ اب تو روزنامہ الفضل ہی ایسی پیاری صحبت ہے جو ان بھولی بسری صحبتوں کی یاد تازہ کروادیتی ہے۔ جزاک اللہ احسن الجزاء فی الدنیا و الآخرۃ۔ اتنا جامع اور شاندار مضمون بیان کرنے کے لئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں مزید برکت ڈالے آمین۔

- مکرم زکریا داؤد، ونگ کمانڈر۔ کینیڈا سے لکھتے ہیں:

بہت معلوماتی اور دلچسپ تحریر ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ نے اس لمبے مضمون کی تیاری میں بہت تحقیق سے کام کیا ہے۔ آپ نے ربوہ کی تعمیر سے وابستہ بہت ساری یادیں نکالی ہیں۔ میری یادداشتوں میں جس میں نواب محمد احمد صاحب کی کوٹھی کے سامنے ایک وسیع میدان جس میں ہم کرکٹ اور میرو ڈبہ کھیلا کرتے تھے۔ مرزا غفور احمد صاحب اور چند ایک بار حضرت مرزا مسرور احمد صاحب جب وہ ایک چھوٹے لڑکے تھے تو وہ بھی کھیل میں شامل ہونے کے لئے آجایا کرتے تھے۔ غفور صاحب ہمارے ساتھ اکثر کرکٹ کھیلتے تھے جبکہ وہ ہماری ٹیم کے باقاعدہ ممبر بھی نہیں تھے۔ لیکن حضور انور اپنی عمر کے تفاوت کی وجہ سے ہمارے ساتھ نہیں کھیل پاتے تھے۔ بہت ہی شاندار خوشگوار دن تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس خوبصورت تحریر کے لئے جزائے خیر سے نوازے۔ آمین۔ میرے خیال میں چند ٹائپنگ کی اغلاط ہیں جن کی نشاندہی ضروری ہے کیونکہ میرے خیال میں آخری جلسہ دسمبر 1983ء میں ہوا تھا۔ جبکہ 1984ء کے بعد کوئی جلسہ ربوہ میں منعقد نہیں ہوا۔

- مکرم قمر داؤد کھوکھر۔ آسٹریلیا سے لکھتے ہیں:

ماشاء اللہ اچھی کوشش ہے۔ یادیں تازہ ہو جاتی ہیں۔ تاریخ احمدیت میں بھی تفصیل موجود ہے۔ آنکھ کی تکلیف کی وجہ سے موبائل فون پر مطالعہ نہیں کر سکتا اس لئے lap top پر مطالعہ کرتا ہوں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

- مکرم امجد جمیل۔ لندن سے لکھتے ہیں:

ربوہ والے مضمون سے ذہن، روح اور ایمان کو تازگی ملی۔ ربوہ کی پرانی تاریخ کی یاددہانی ہوئی۔ اس قدر ترغیب ہوئی کہ ربوہ میں اپنا مکان ہونا چاہیے۔ تا ربوہ کی تعمیر و ترقی میں حصہ پڑ جائے۔

- مکرم افتخار احمد۔ تحریر کرتے ہیں:

بہت ہی خوبصورت مضمون تاریخ کے اوراق کو عمیق طریقے سے کھنگالا گیا ہے اور دور حاضر کی ترقیات کا مختصر مگر جامع تذکرہ اور سب سے بڑھ کر حضور انور کی خواہش مبارک کا احترام۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

- مکرمہ مبارکہ شاہین۔ جرمنی سے تحریر کرتی ہیں:

ربوہ کے بارہ میں یہ معلوماتی خوبصورت مضمون لکھ کر آپ نے سب احمدیوں کی ترجمانی کی ہے۔ بہت ہی خوبصورت اور جامع تحریر ہے۔ پیارے آقا ایدہ اللہ کا تبصرہ سب سے بھاری ہے کہ ربوہ، ربوہ ای اے۔ اپنے مرکز کی ہم سب کو تکریم کرنی چاہیے۔ ان شاء اللہ وقت آنے پہ اسکا مقام بلند سے بلند تر ہوتا چلا جائے گا،

ربوہ کو تیرا مرکز توحید بنا کر
اک نعرہ تکبیر فلک بوس لگائیں

- مکرم محمود احمد ملک۔ یوکے سے لکھتے ہیں۔

میں نے آپ کا بہت عمدہ، طویل اور تحقیقی مضمون پڑھا جو انتہائی دلچسپ اور معلوماتی ہے۔ تمام تر تاریخی معلومات آپ کے ذاتی علم اور مشاہدے پر مبنی ہیں جو کہ مضمون کی ویلیو کو اور بھی بڑھا دیتی ہے۔ بہت خوب۔

- مکرم ڈاکٹر محمد اسلم ناصر۔ نیوزی لینڈ سے لکھتے ہیں:

واقعتاً ربوہ، ربوہ ای اے۔ مجھے اپنا بچپن یاد آ گیا۔ ہمارے تحریک جدید کے 10 کواٹرز کے درمیان ایک ہی نلکا کھارے پانی کا ہوا کرتا تھا جہاں دوپہر شدید دھوپ میں لائن میں لگ کر پانی لیتے تھے۔ دو چار پائیاں اینٹوں پر کھڑی کر کے اوپر چادریں ڈال کر غسل خانہ بنا کر نہا لیتے تھے۔ مجھے تو ربوہ جا کر رہنا ابھی بھی پسند ہے۔ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو بار بار لکھا کہ مجھے وہاں کسی جگہ چپڑاسی لگوا دیں۔ میں ربوہ جا کر رہنا چاہتا ہوں۔ بہرحال مضمون بہت اچھا ایمان افروز بھولی بسری یادوں کو تازہ کرنے والا تھا۔

جلسہ سیرت النبی ﷺ

گیانا میں مختلف مذاہب کے مذہبی تہوار کو منایا جاتا ہے۔جن میں یوم النبی ﷺ (میلاد النبیؐ) بھی ایک ایسا دن ہے جب پورے ملک میں تعطیل دی جاتی ہے۔ اگرچہ جماعت احمدیہ یوم النبیؐ یا میلاد النبیؐ نہیں مناتی مگر اس تعطیل کا فائدہ اٹھاتے ہوئے گیانا جماعت نے ملکی سطح پر 19 اکتوبر 2021ء کو جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کرنے کا پروگرام بنایا جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیاب رہا۔

اس پروگرام کی مختلف ذرائع سے تشہیر کی گئی۔جن میں سوشل میڈیا کے علاوہ نیشنل میڈیا سے بھی رابطہ کیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نیشنل ٹی وی NCN نے اپنے صبح کے لائیو پروگرام میں شرکت کی دعوت دی۔ جہاں جلسہ سیرۃ النبیؐ کے بارے لوگوں کو بتایا گیا اور دعوتِ عام دی گئی۔

جلسہ پر آنحضور ﷺ کی سیرتِ طیبہ کے مختلف پہلوں پر تقاریر کی گئی اور آپ ﷺ کے خوبصورت چہرے کو دنیا کے سامنے آشکار کرنے کی کوشش کی گئی۔ان میں آنحضور ﷺ کے عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک،آنحضور ﷺ بطور رحمۃ للعالمین،آنحضور ﷺ نسلی تعصب ختم کرنے والے اور آنحضور ﷺ کا مقام غیر مسلمانوں اور حضرت مسیح موعودؑ کی نظر میں ، جیسے موضوعات شامل تھے۔

اس جلسہ میں شرکت کے لئے مختلف شہروں سے احمدی ،غیر احمدی مسلمان اور غیر مسلم افراد شامل ہوئے۔جس کی کل تعداد 80افراد بنتی ہے۔ ہمارے مہمانِ خصوصی میں دو پولیس اہلکار، NCNٹی وی کے ہوسٹ کے علاوہ ریٹائرڈ پولیس کمانڈر اوئن ٹراٹز Owen Trotz جو اس وقت پورے ملک کے سپیشل پولیس کانسٹبلری کے انچارج ہیں شامل ہوئے۔جلسہ کے آخر پر موصوف نے ایک مختصر تقریر بھی کی جس میں انہوں نے ذکر کیا کہ وہ جماعت احمدیہ کے کاموں کو سراہتے ہیں اور ان کی جماعت کے ساتھ دوستی کافی پرانی ہے۔ اسی طرح کہا کہ انہوں نے آنحضور ﷺ کی سیرت کے بارے بہت کچھ سیکھا۔

جلسہ کے اختتام پر تمام احباب کے لئے ظہرانہ کا انتظام کیا گیا تھا۔جس کے بعد نمازِ ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی گئی۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کے دور رس نتائج پیدا فرمائے اور ہم لوگوں کے دلوں میں آنحضور ﷺ کی حقیقی اور سچی محبت پیدا کرنے والے ہوں۔ آمین اللھم آمین

مقصود احمد منصور مبلغ انچارج گیانا و نمائندہ الفضل آن لائن

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ربوہ، ربوہ ای اے!

محترم ایڈیٹر صاحب الفضل آن لائن

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ

’’ربوہ، ربوہ ای اے‘‘ آپ نے لکھ کر دل و دماغ کے تار ہلا دئے۔ ربوہ کا نام ہی لکھا جائے تو یادوں کے چراغ جل جاتے ہیں، جس طرح آپ نے نقشہ کشی فرمائی ہے وہ ہم سب ربوہ والوں کی ایک ہی کہانی ہے۔ اور آپ نے سب کے دل کی کہانی خود ہی لکھ دی ہے۔ پھر بھی کچھ ایسی یادیں ہے جو سب کی اپنی اپنی ہیں۔ کچھ لکھتی ہوں۔ کیسے بھول سکتی ہوں۔

جب ایک بار میں اور میری اُمی جان حضرت مولانا غلام رسول راجیکی کے گھر دعا کی درخواست کے لئے گئے۔ اُن کے گھر سے واپسی کے لئے جیسے ہی قدم باہر رکھا تو شدید قسم کی آندھی نے ہمیں گھیر لیا اور ہم نے دارالرحمت سے دارالبرکات جامعہ کے سامنے تک پیدل کراس کرنا تھا۔ ہمارا چلنا ناممکن ہو گیا میری اُمی جان نے میرا ہاتھ زور سے پکڑا ہوا تھا بھی ہاتھ میں۔ ہم چل ہی نہیں سکتے تھے ایسے تھا کہ ہم ہوا کے ساتھ اُڑ ہی جائیں گے ہم ماں بیٹی ایک دوسرے کو بھی نہیں دیکھ سکتی تھیں اُن دنوں نہ کوئی درخت تھا اور نہ بہت بڑی آبادی ہم گھٹنوں کے بل گھسیٹ گھسیٹ کر چل رہے تھے ہمارے ہاتھ پاؤں اور گھٹنے زخمی ہو گئے آدھے راستہ کے بعد شدید بارش ہو گئی ہم دُھلے نہیں بلکہ مٹی اور کیچڑ سے حالوں بے حال ہو گئے اور بہت ہی مشکل سے گھر پہنچے۔

ہمیشہ جب بھی کوئی مبلغ سلسلہ ٹرین سے آتے یا جاتے تو ربوہ کے لوگ نعروں سے خدا حافظ کرتے اور نعروں سے ہی خوش آمدید کہتے اور ربوہ کے مرد اور بچے سب اسٹیشن پر پہنچ جاتے ایسے ہی ایک بار میرا چھوٹا بھائی جو اُس وقت آٹھ یا نو سال کا ہو گا اسٹیشن پہنچ گیا اور ساتھ ہی وہی ڈرانے والی اندھیرے گھپ والی آندھی آ گئی، بھائی بہت چھوٹا تھا اُمی جان اور ہم اپنے بھائی کے لئے بے حد فکر مند تھے، ہمسائیوں کے ساتھ بہن بھائیوں والا ہی رشتہ تھا وہ اُسی خوفناک آندھی میں ڈھونڈنے نکل کھڑے ہوئے آخر بھائی کو خالہ جی کے گھر سے ڈھونڈ نکالا۔

کچے گھروں کی چھتیں جو بارش کے بعد بھی کئی دن تک ٹپکتی رہتی تھیں۔ ایک بار تو ہمارے کچے گھر کی چھت کی حالت ایسی ہو گئی کہ ہمیں کچھ دن کے لئے اپنا گھر چھوڑ کر اپنے ماموں جان کے گھر گزارنے پڑے۔ تسلے بھر بھر چھتوں پر مٹی ڈالنا بھی یاد ہے ہماری اُمی جان چھت پر اور ہم تسلے بھر بھر کر سیڑھی سے اُوپر لے کر جاتے۔ کالی پیلی آندھیوں سے ڈر لگتا، کالے کالے بادل دیکھ کر ہماری اُمی جان کو خطرے کا اندازہ ہو جاتا تھا ایک بھاگ بھاگ مرغیوں کو ڈربوں میں بند کرتیں، دوسری بہن بستر اور چارپائیاں اندر لے جانے کی کوشش کرتیں جو اکثر بارش کی لپیٹ میں آ جاتے۔ جب میرے چھوٹے بہن بھائی باہر سے چھوٹا سا کیکر کا پودا لے کر آئے اور ہم نے اپنے آنگن میں لگایا پھر ہم اس کے پاس وضو کرتے تا کہ پانی اُس کو ملتا رہے، ہم نے یہ بھی کیا کہ جب ماشکی سے میٹھا پانی پورا نہیں ہوتا تھا ہم سب مل کر سروں پر مٹکے بھر بھر دارالرحمت سے پانی لاتے تھے۔

رمضان شریف کی رونقوں کے بارے میں کیا کہوں۔ سحری کو اُمی جان کی آوازیں (کڑیو) اُٹھ جاؤ سحری کا وقت ہو گیا اے۔ روزہ رکھنے کے بعد مسجد مبارک کی طرف دوڑ نماز کے بعد سیدھے بہشتی مقبرہ میں بزرگوں کے مزاروں پر دعائیں کرنے کا مزا ہی کچھ اور تھا۔ واپسی پر ہم گھر آ جاتے اُمی جان افطاری کے لئے شاپنگ کر کے گھر آتیں۔ گھر آ کر ظہر کی نماز کی تیاری اور مسجد مبارک درس، درس کے بعد نماز پڑھتے ہی بھاگم بھاگ گھر افطاری کی تیاری ہماری امی ہمیشہ ایک دو لوگوں کو روزے رکھواتی تھیں اور افطاری بھی کرواتی ہوتی تھی اس کے لئے وقت سے پہلے سب کام کرنے ہوتے تھے تا کہ وقت پر سب کام ہو جائیں۔ بہت یادیں ہیں دل بھر جاتا ہے جب سوچوں میں ربوہ آتا ہے۔ مجھے ربوہ چھوڑے ہوئے 57 برس ہو گئے ہیں مگر خوابوں اور خیالوں میں ربوہ کی یاد کبھی کم نہیں ہوئی اکثر خواب میں ربوہ والا گھر ہی آتا ہے جہاں میں نے اپنی اُمی بہنوں اور بھائی کے ساتھ وقت گزارا ہوا ہے۔ (میرے اباجان زیادہ تر ملک سے باہر رہے گھر میں ہم چاروں بہنیں اور چھوٹا بھائی اُمی جان کی شفقت کے پروں تلے ہی رہے) بہت یاد آتی ہیں ربوہ کی چاندنی تاروں بھری راتیں۔ دعا کرتی ہوں اللہ تعالیٰ ہمارے ربوہ کے باسیوں کو وہی سُکھ وسکون سے بھری راتیں اور دن نصیب ہوں اور اللہ تعالیٰ میرے پیاروں کو ہر دُکھ اور تکلیف پریشانی سے بچائے رکھے۔ آمین ثم آمین

ربوہ رہے کعبہ کی بڑائی کا دعا گو
ربوہ کو پہنچتی رہیں کعبہ کی دُعائیں

صفیہ بشیر سامی۔ لندن

اسلامی اصطلاحات کا برمحل استعمال

قارئین بخوبی جانتے ہیں کہ ادارہ الفضل آن لائن نے 12ربیع الاول کے موقع پر ’’اسلامی اصطلاحات کے برمحل استعمال‘‘ پر (مورخہ 18تا 23اکتوبر 2021ء تک) چھ شمارے آن لائن کرنے کی توفیق پائی۔ الحمد للہ جن کو آپ قارئین کی طرف سے اتنی پذیرائی ملی کہ آج بھی اس عنوان پر مزید مضامین موصول ہونے کا سلسلہ جاری ہے جو کسی قریبی اشاعت میں جگہ پائیں گے۔ ان شاء اللہ

پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ہر شمارہ روزانہ ہی پیش ہوتا ہے۔ جب ان شماروں کی مجموعی رپورٹ خاکسار نے حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کی تو خاکسار نے حضور انور سے اس کو کتابی شکل دینے کی اجازت کی درخواست بھی کر دی جسے حضور انور ایدہ اللہ نے از راہ شفقت منظور فرما لیا ہے۔

لہٰذا تمام قارئین سے درخواست ہے کہ اگر آپ کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے حوالے سے یا صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے مواد ہو، کوئی ارشاد ہو، کوئی نصیحت ہو، کوئی نوٹ ہو، یا کوئی واقعہ ہو تو فوری طور پر

info@alfazlonline.org

پر بھجوائیں اور اس سنہری موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

(ایڈیٹر)

طلوع وغروب آفتاب

10 نومبر 2021ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:10	17:40
مدینہ منورہ		05:14	17:37
قادیان		05:29	17:32
ربوہ		05:08	17:12
اسلام آباد ٹلفورڈ		05:42	16:22